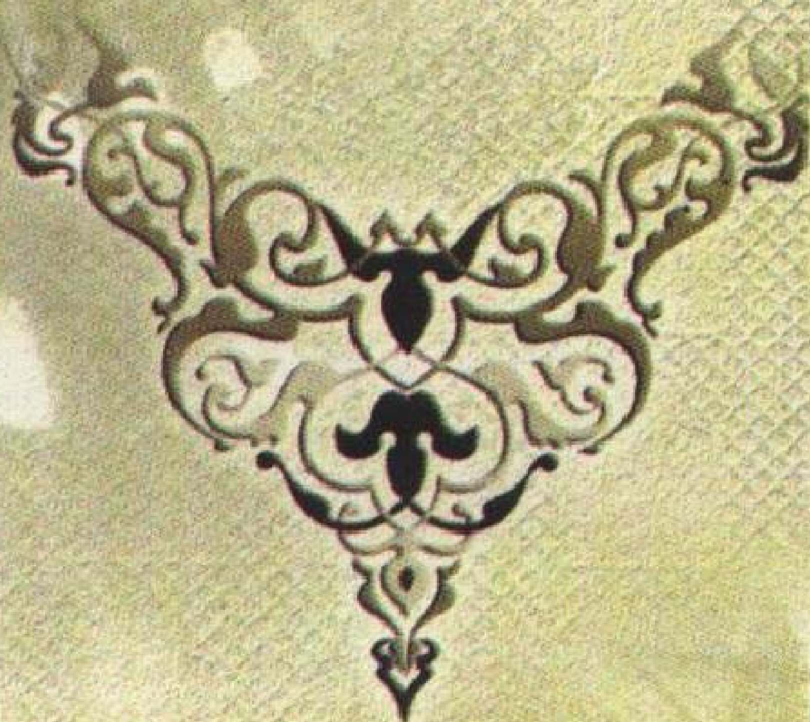
صحابہ کرامؓ

کے بارے میں

علماء حنفیہ کی زبان درازیاں



ترتیب

صاحبزادہ الطاف الرحمان الجوہر

المرکز الامام البخاری للتربیتہ والتعلیم

ملتان خورد، تلہ گنگ، چکوال

نام کتاب: صحابہ کرام کے بارہ میں علماء حنفیہ کی زبان درازیاں

تالیف: الطاف الرحمان الجوھر

ناشر: المرکز الامام البخاری للتربیۃ والتعلیم ملتان خورد تحصیل تلہ گنگ

ایڈیشن اوّل

تعداد 1100

قیمت:

کمپوزنگ: طارق جمال کمپیوٹر رحیم یار خان فون: 5884661

ملنے کے پتے

- الحبیب میڈیکل سٹور غلہ منڈی کوٹ سابہ فون: 0731-66126
- دار العلوم جامعہ محمدیہ اہلحدیث چکوال چھپڑ بازار فون: 0573-552443
- مرکز الامام البخاری للتربیہ والتعلیم ملتان خورد تحصیل تلہ گنگ فون: 0320-4981453
- مرکز اہلحدیث لارنس روڈ لاہور۔ 6360841
- جامعہ اسلامیہ پنڈی گھیب ضلع اٹک فون: 05778-354954
- جامعہ مسجد اہلحدیث توحید آباد عقب ٹرسٹ کالونی رحیم یار خان فون: 0731-74492
- جامعۃ الوھاب اہلحدیث محلہ فیصل آباد صادق آباد فون: 0702-72278
- بث اسلامی کتب خانہ مبارک مسجد رحیم یار خان فون: 0731-71056-84986
- اسلامی اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ 7357587، 0301-4185387

فہرست عنوانات

(مقدمہ)

((الحمد للّٰہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وعلی آلہ وأصحابہ اجمعین أمابعد!

اس جہان کون ومکان میں بے شمار افراد آئے اور حیات مستعار کی کچھ بہاریں گزار کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مگر آج سے پندرہ صدیاں قبل سرزمین عرب میں نبی مکرم، رسول معظم حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے مکتب نبوت میں پرورش پانے والے، اور نبوی درسگاہ ودانش گاہ سے فیوض وبرکات حاصل کرنے والے عظیم المرتبت صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی بزرگ ہستیاں اسلامی تاریخ کا ایک زریں باب ہی نہیں بلکہ ان نفوس قدسیہ کی اجتماعی کوششوں اور کاوشوں سے جو مہذب وجاندار، باوقار و پرانوار معاشرہ عالم وجود میں تشکیل پایا اُسکی کوئی مثال بھی نہیں۔ شمع رسالت کے ان پروانوں اور نبوت کے ضوفشا ستاروں نے جہالت وتاریکی، شرک و بدعت کی غلاظت، کفر ونفاق، قتل وغارت اور ظلم وبربریت کے گھٹاٹوپ معاشرہ میں کتاب وسنت پہ مبنی علم وعمل سے آراستہ وپیراستہ روشنی کا وہ مینارہ کھڑا کیا جس کی برکات وروشنیاں رہتی دُنیا تک قائم ودائم رہیں گی۔ ان لوگوں کی پاکیزگی وپارسائی اور نزاہت وعلومرتبت کی گواہی قرآن مجید نے کبھی ﴿ أُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ ﴾ کی سچی نظیر کی صورت میں، کبھی ﴿ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ﴾ کی زندہ تعبیر کی شکل میں، کبھی ﴿ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴾ کی پرزور تجہیر کی صورت میں کبھی ﴿ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ﴾ کی عظیمانہ تاثیر کی صورت میں پیش فرمائی۔ اگر دیکھا جائے تو یہ بات کسی فرد وبشر سے مخفی نہیں کہ یہ وہ مقدس نفوس ہیں جو چلتے زمین پر اور اُنکے قدموں کی آواز سات آسمانوں کے اوپر

سنائی دیتی، جن کو اللہ رب العزت نے دُنیا میں جنت کی بشارت دی، جن کو لسان نبوت سے ایک ہی مجلس میں آٹھ مرتبہ جنت کی خوشخبری ملی، جن کیلئے قیامت کے دن جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے۔ جن کی ہیبت و دبدبے سے قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں لرزا پیدا ہو جاتا تھا۔ جو رسول ہاشمی ﷺ کے اشارۂ آبرو پر کٹ مرنا اپنے لیے سعادت سمجھتے، جنہوں نے اخوت و بھائی چارہ کی لازوال داستانیں رقم کیں، جن کا اوڑھنا بچھونا، چلنا پھرنا، اُٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، نبوی سیرت کے سائے تلے، جنہوں نے سید وُلدِ آدم، رسول محترم کے لیل و نہار کا لحہ لحہ صدر و کتابت کے ذریعہ محفوظ فرمایا ہو اُن کی زندگی کا ہر پہلو درخشاں اور قیامت تک آنے والی انسانیت کیلئے معیار ہدایت ہی نہیں بلکہ عظیم تر مشعل راہ بھی ہے۔ فرقہ پرستی کے اس دور میں ان اُصحاب رسول کے خلاف زبان درازی، گالی گلوچ، سبّ و شتم اور انکو برا بھلا کہنا بغض و نفاق کی دلیل اور کفر صریح کا منہ بولتا ثبوت ہے حالانکہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے انکو گالی گلوچ کرنے سے منع فرمایا تھا۔ ارشاد نبوی ہے۔

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ اَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)) [1]

"میرے اُصحاب کو گالیاں نہ دو پس اگر تم میں سے کوئی بھی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردے تو یہ انکے پورے مد یا نصف مد کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔"

اس طرح عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰه اَللّٰه فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ

[1] صحيح البخاري مع الفتح : ٣٦٧٣، صحيح مسلم: ٢٥٤١، سنن أبي داؤد : ٤٦٥٨، جامع ترمذي: ٣٨٦١، مسند احمد : ١١/٣، التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان: ٧٢٠٩

آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ)) ❶

''اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے صحابہؓ کے معاملے میں، ان کو میرے بعد ہدف تنقید نہ بنانا کیونکہ جس نے بھی ان سے محبت کی تو یہ میری محبت کی بنا پر اور جس نے ان سے بدظنی و بغض رکھا اس نے مجھ سے بدظنی کی بنا پر ان سے بغض رکھا جس نے ان کو تکلیف دی اس نے مجھ کو تکلیف دی۔''

بلکہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَبَّ أَصْحَابِيْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)) ❷

''جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہتا ہے وہ اللہ، فرشتوں اور پوری انسانیت کے نزدیک لعنتی ہے۔''

سیدنا سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَنْ نَطَقَ فِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ فَهُوَ صَاحِبُ هَوًى)) ❸

''جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارہ میں ایک حرف بھی گستاخانہ استعمال کرتا ہے وہ پکا بدعتی ہے۔''

امام الحسن بن علی البربھاری رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

((وَاعْلَمْ أَنَّهُ مَنْ تَنَاوَلَ أَحَداً مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاعْلَمْ أَنَّهُ أَرَادَ مُحَمَّدًا ﷺ وَقَدْ آذَاهُ فِي قَبْرِهِ)) ❹

''اچھی طرح جان لو جو کسی ایک صحابی کو برا بھلا کہتا ہے سمجھ لو وہ درحقیقت

---

❶ ترمذی: ۴/ ۳۶۰ وحسنہ، صحیح ابن حبان: ۷۲۵۶.

❷ السلسلة الصحيحة: ۳۴۰. ❸ شرح السنة ص: ۷۵-۷۴.

❹ شرح السنة ص: ۱۲۰ طبقات الحنابلة للامام ابن أبي يعلى: ۲/ ۳۷

رسول اللہ ﷺ کو نشانہ تشنیع بناتا ہے بلکہ آپ کی قبر میں آپ کو تکلیف بھی دیتا ہے۔"

امام اہلسنت أحمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فَمَنْ سَبَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَحَدًا أَوْ تَنَقَّصَهُ أَوْ طَعَنَ عَلَيْهِمْ أَوْ عَرَّضَ بِعَيْبِهِمْ أَوْ عَابَ أَحَداً مِنْهُمْ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ رَافِضِيٌّ خَبِيْثٌ مُخَالِفٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا))[1]

"جو کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا اُن میں سے کسی ایک کو گالی گلوچ کرتا ہے یا ان کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا اُن پر لعن طعن کرتا ہے۔ یا اُن کی عیب جوئی کرتا ہے وہ پکا خبیث بدعتی اور رافضی (شیعہ) ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کا نہ کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل"

بلکہ صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہنے والا اور گالی گلوچ کرنے والا تو زندیق و کافر ہے جیسا کہ کہ امام الجرح والتعدیل ،امام المحدثین ،سیّد الفقہاء أبوزرعة الرازیؒ سے باسند صحیح امام خطیب بغدادیؒ اپنی کتاب میں نقل فرماتے ہیں:

((أحمد بن محمد بن سليمان التسترى يقول: سمعت أبازرعة يقول: إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَنْتَقِصُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاعْلَمْ أَنَّهُ زِنْدِيْقٌ وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّسُوْلَ عِنْدَنَا حَقٌّ وَالْقُرْآنَ حَقٌّ وَإِنَّمَا أَدَّى إِلَيْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَنَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَإِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُجَرِّحُوْا شُهُوْدَنَا لِيُبْطِلُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَالْجَرْحُ بِهِمْ أَوْلَىٰ وَهُمُ الزَّنَادِقَةُ))[2]

---

[1] طبقات الحنابلة لابن أبي يعلى ١/٣٠

[2] الكفاية في علم الرواية ص: ٤٩

"امام ابوزرعۃ الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی شخص کو اصحاب محمد ﷺ کے بارہ میں تنقیص (برا بھلا) کرتے دیکھے پس اچھی طرح عقیدہ بنالے کہ وہ پکا زندیق ہے اور یہ اس لیے کہ ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ برحق ہیں اور اُن پر نازل شدہ قرآن برحق ہے اور ہم تک قرآن وسنت کی تعلیمات پہنچانے والے لوگ یہی صحابہ کرامؓ ہی تو ہیں یہ زندیق لوگ ان صحابہ کرامؓ پر جرح کر کے درحقیقت کتاب وسنت کو باطل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان اصحاب محمد ﷺ کو برا بھلا کہنے والے مجروح ہی نہیں بلکہ پکے کافروزندیق ہیں۔"

جب ائمہ و محدثین کے نزدیک ان مقدس ہستیوں کو برا بھلا کہنے والا اور گالی گلوچ کرنے والا کافروزندیق ہے تو ان اصحاب رسول کو غیر فقیہ اور مجہول کہنے والا بھی اپنے بارہ میں خود سوچے کیونکہ ان سے محبت وعقیدت عین ایمان اور ان سے بغض و عناد، حسد وکینہ نہ صرف تقلیدی غلاظت کا سرچشمہ بلکہ عین کفرونفاق بھی ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو ان نفوس قدسیہ کے ساتھ والہانہ محبت کی توفیق عنایت فرمائے۔

دوسری صدی کے بعد سے لیکر آج تک کچھ لوگوں نے مسلک پرستی اور تقلیدی تعصب میں آکر اصحاب رسول رضوان اللہ اجمعین کی ذوات مقدسہ کے بارہ میں نہ صرف تنقیص کی بلکہ طبقہ صحابہ میں فقیہ وغیر فقیہ اور معروف ومجہول جیسی بیہودہ تقسیمات کر کے عجیب وغریب موشگافیاں بھی کیں۔ حالانکہ یہ تقسیمات صحابہ کرامؓ کی گستاخی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ غیر علمی وغیر منصفانہ تقسیمات نہ صرف مکتب بغداد کی کرشمہ سازی بلکہ اصحاب رسول کے خلاف گھناؤنی سازش کی بین دلیل بھی ہیں۔ اس گھناؤنی سازش کی نقاب کشائی کیلئے خاکسار نے یہ مختصر سا کتیب ترتیب دیا ہے تاکہ عوام الناس کو مکتب بغداد کے فیض یافتگان مقلدین حضرات کا اصحاب رسول رضوان اللہ اجمعین

کے ساتھ ''عقیدت ومحبت'' کا انوکھا دز ہریلا انداز سمجھ آ جائے ۔ اللہ رب العزت سے دُعا ہے کہ ہم سب کو صحابۂ کرام کی مقدس ذوات کے ساتھ والہانہ عقیدت کی توفیق عنایت فرمائے (آمین)

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ أنیب.

الطاف الرحمن الجوهر
ملکنہ ملتان خورد تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور احناف

انتہائی اختصار کے ساتھ آج تک علماء حنفیہ نے صحابہ کرامؓ کے خلاف جو کچھ نازیبا اور گستاخانہ الفاظ استعمال کیئے ہیں اور یہ الفاظ کی حد تک نہیں بلکہ انہی اصطلاحات پر اپنے قوائد وعقائد کی بنیاد بھی ڈالی ہے۔ بیان کرنا اپنا فریضہ ہی نہیں بلکہ اسکی نقاب کشائی صحابہؓ کرام سے عین محبت کی دلیل سمجھتا ہوں تاکہ عوام الناس کا عقیدہ ان مقلدین کے غلط نظریات اور تقلیدی افکار سے محفوظ رہے۔ ذیل کی سطور میں اس کی کچھ مثالیں عرض کی جاتی ہیں تاکہ بات عیاں ہو جائے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی:

علماء حنفیہ سیدنا ابو ہریرہؓ کے بارہ میں جو الفاظ اپنی کتابوں میں رقم کرتے ہیں اُس کی تفصیل درج ذیل ہے:

((أبو هريرةؓ وان كان معروفاًبالعدالة والضبط ولكن لم يكن فقيهاً ولا مجتهداً))

''سیدنا ابو ہریرہؓ اگرچہ عادل وضابط تھے لیکن فقیہ اور مجتھد نہ تھے۔''[1]

[1] (ابو صالح منصور بن اسحاق السجستاني (المتوفى: ٢٩٩هـ) نے اپنی کتاب (الغنية في الأصول ص: ١٢٠) میں، مولانا احمد بن علي أبو بكر الجصاص (المتوفى: ٣٧٠ هـ) نے اپنی کتاب (الفصول في الأصول: ١٣٦/٣) میں، احمد بن محمد بن اسحاق ابو علی الشاشي (المتوفى: ٣٤٤هـ) نے اپنی کتاب (اصول الشاشي ص: ٢٧٥) میں، مولانا القاضي عبيدالله بن عمر أبو زيدالدبوسي حنفي (المتوفى: ٤٣٠هـ) نے اپنی کتاب (تقويم الأدلة ص: ١٨٠) ⇦⇦⇦

بلکہ بڑے واضح الفاظ میں نقل کرتے ہوئے حنفی حضرات کہتے ہیں کہ ان کی جو روایات قیاس (حنفی) کے خلاف ہوں گی ان کو متروک ومردود ٹھہرایا جائے گا جیسا کہ مولانا عبدالعزیز البخاری الحنفی ،نسفی حنفی ،کاکی حنفی وغیرہ اپنی اپنی کتب میں رقمطراز ہیں:

((انما يقبل مالا يخالف القياس فامّا خالفه فالقياس مقدم

(بقیہ سابقہ صفحہ) میں، مولانا جلال الدین عمر بن محمد الخبازی (المتوفی: ٦٩١ھ) نے اپنی کتاب (المغنی فی الأصول ص: ٢٠٧) میں، مولانا ابولبرکات حافظ الدین النسفی (المتوفی: ٧١٠ھ) نے اپنی کتاب (کشف الاسرار: ٢٦/٢) میں، مولانا محمد بن محمد بن احمد الکاکی (المتوفی: ٧٤٩ھ) نے اپنی کتاب (جامع الأسرار فی شرح المنار: ٦٦٨/٣) میں، زین الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بابن نجیم (المتوفی: ٨٦١ھ) نے اپنی کتاب (فتح الغفار: ١٨٠/٢) میں، مولانا یوسف بن حسین الکراماستی (المتوفی: ٩٠٧ھ) نے اپنی کتاب (الوجیز فی أصول الفقه ص:١٥١) میں، مولانا حسام الدین محمد بن عمر الحسامی (المتوفی: ٦٤٤ھ) نے (الحسامی مع شرحه العجیب المسمی بالنامی از ابو محمد عبدالحق ص: ١٤٨) میں، مولانا حسین بن علی السغناقی (المتوفی: ٧١٠ھ) نے (الوافی شرح الحسامی: ١٧١) میں، محمد بن حمزہ الفناری نے اپنی کتاب (فصول البدائع ٢٢٣/٢) میں، مولانا علاء الدین الحصکفی (المتوفی: ١٠٨٨ھ) نے اپنی شرح (افاضة الأنوار علی أصول المنار: ١٩٥) میں، ملا جیون (المتوفی: ١١٣٠) نے اپنی شرح (نور الأنوار ص: ١٧٩) میں، مولانا خلیل احمد سہارنپوری (المتوفی: ١١٤٧ھ) نے اپنی شرح (بذل المجهود شرح ابی داؤد: ١٦/١) میں مولانا محمود الحسن دیوبندی نے (تقریر ترمذی ص: ٣٦) میں اور (الشافی مع أصول الشاشی ص: ٢٢٢) میں نقل فرمایا ہے۔

عليه))❶

''کہ ان کی روایات اس وقت تک مقبول ہیں جب تک قیاس کے مخالف نہیں ہیں۔ اگر قیاس کے مخالف آ جائیں تو قیاس حنفی کو مقدم کیا جائے گا۔''

حالانکہ اگر دقیق نظری سے مطالعہ کیا جائے تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابہؓ کے دورِ زریں میں افتاء کے منصب عظیم پر فائز تھے۔ جیسا کہ مولانا عبدالعزیز البخاری الحنفی نقل فرماتے ہیں:

((وقد كان يفتي في زمان الصحابة وماكان يفتي في ذلك الزمان الافقيه مجتهد))❷

''کہ صحابہ کرامؓ کے دور میں ایک غیر فقیہ اور غیر مجتہد شخص کسی طرح فتویٰ صادر نہ کرسکتا تھا۔''

پھر صحابہ کرامؓ میں سے اگر کسی کو حفظ حدیث میں تقدیم کا اعزاز حاصل ہے تو یہی سیدنا ابو ہریرہؓ ہیں جیسا کہ امام سیوطیؒ اور بقی بن مخلدؒ نے اپنی اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔ کہ آپ کو ۵۳۷۴ احادیث حفظ تھیں۔❸

حدیث رسول اللہ ﷺ کے اس مکتبہ عظیمہ میں صرف ایک کلمہ ''غیر فقیہ'' کہہ کر تشکیک پیدا کرنا نہ صرف مسلکی تعصب اور اصحاب رسول ﷺ کی گستاخی کا منہ بولتا ثبوت ہے بلکہ بالواسطہ اللہ اور اس کے رسول سے کھلم کھلا اعلان جنگ کے مترادف بھی ہے۔

---

❶ كشف الاسرار: ۳۷۱/۲) و (كشف الاسرار از نسفي ۲۶/۲) و (جامع الاسرار ۶۶۸/۳.

❷ كشف الاسرار على أصول فخر الاسلام البزدوي : ۳۸۳/۲.

❸ تدريب الراوي : ۲۱۷/۲ ومسند بقي بن مخلدالقرطبي: ۷۹

ایک حیرت انگیز واقعہ......

امام ذہبیؒ نے اپنی کتاب (سیر أعلام النبلاء : ۶۱۹،۶۱۸/۲) میں باسند صحیح نقل کیا ہے۔

قاضی ابو طیب فرماتے ہیں کہ دمشق کی جامع مسجد المنصور میں ہم بیٹھے تھے کہ خراسانی نوجوان آیا جو مسلکا حنفی تھا۔''مسئلہ مصراۃ'' کے بارے سوال کیا اور اس کی دلیل طلب کی۔ مفتی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا جو اس مسئلہ میں نص قطعی ہے اس حنفی سائل نے کہا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ تو ''غیر فقیہ'' ہیں۔ حدیث میں وہ مقبول نہیں ہیں۔ (حالانکہ یہی روایت اس باب کے تحت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب (صحیح بخاری :۲۶۱/۴۔ برقم الحدیث :۲۱۴۹۱) میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی لائے ہیں جو احناف کے نزدیک فقیہ ہیں جب اسی حدیث کی بنیاد پر ابو ہریرہؓ غیر فقیہ ہیں تو اسی حدیث کی بنیاد پر عبداللہ ابن مسعودؓ غیر فقیہ کیوں نہیں)۔ جب سائل نے سیدنا ابو ہریرہؓ کے بارہ میں گستاخانہ الفاظ استعمال کیے تو اچانک من جانب اللہ ایک اژدھا (بڑا سانپ) عذاب الٰہی کی صورت میں مسجد کی چھت سے نیچے گرا۔ تو لوگ انتہائی خوفزدہ ہو گئے اسی اثناء میں وہ حنفی سائل بھاگنے لگا تو سانپ نے اس کا پیچھا کیا۔ مجلس میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اپنے گستاخانہ الفاظ سے توبہ کرو۔''فقال رجل: تُب تُب، فقال: تُبتُ''اس نے توبہ کی تو سانپ ایسا غائب ہوا کہ اس کا اثر تک نہ رہا۔

اور اسی واقعہ کو مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوری نے (تحفه الأحوذی شرح جامع ترمذی :۲۹/۱) میں ،حافظ ابن العربی مالکی نے اپنی کتاب (عارضة الأحوذی شرح جامع الترمذی :۲۶۵/۵) میں ،اور حافظ ابو الفرج عبدالرحمان ابن الجوزی (المتوفی

۵۹۷ھ) نے اپنی کتاب (المنتظم في تاريخ الأمم والملوك ١٧/١٠٦) میں ''يوسف بن علي ابو القاسم الزنجاني الفقيه'' کے ترجمہ میں بھی نقل کیا ہے اس لئے ان متعصب حنفی حضرات کو غور وفکر کرنا چاہئے جو غیر فقیہ اور غیر مجتہد جیسے گستاخانہ الفاظ ان نفوس قدسیہ کے خلاف استعمال کرتے ہیں جن کے بارہ میں اللہ رب العزت نے اپنے قرآن میں بار بار ''رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ'' کے تمغہ جات نازل فرمائے ہیں۔

اے ارباب عقل ودانش ذرا غور تو کرو!

اُصحابؓ رسول ﷺ کے بارہ میں فقیہ و غیر فقیہ، معروف و مجہول جیسی ناروا تقسیمات کی ضرورت کیوں پڑی حالانکہ ایک ہی حدیث کے بارہ میں مہارت رکھنے والا انسان بھی اللہ کی نازل کردہ شریعت میں فقیہ ہے تو ہزاروں حدیثوں کا حافظ غیر فقیہ کیوں......؟ یہ تقسیمات محض مسلکی دفاع، اور فقہ محمدی کے ارکان اُساسیہ سے بے بصیرتی وناآشنائی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

پھر آسمان نبوت کے ستاروں میں سیدنا ابو ہریرہؓ کو غیر فقیہ اور غیر مجتہد جیسے شاترانہ القابات سے نوازنا یقیناً بے انصافی و بے اعتدالی اور تقلیدی زہر کا شاخسانہ ہے جبکہ ان کے بارہ میں نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي)) ❶

''اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کے دامن محبت میں جگہ عنایت فرما اور مومنوں کو ان کے دامن محبت میں جگہ عنایت فرما۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی مومن اس دنیا میں ایسا پیدا نہیں ہوا جس

---

❶ صحيح مسلم: ٢٤٩١

نے مجھ کو سماعت یا بصارت کیا مگر وہ محبت نہ کرتا ہو۔''

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے جو دل محبت ابو ہریرہؓ سے خالی اور عاری ہے بلکہ عداوت و دشمنی، بغض وعناد، بے ادبی گستاخی سے لبریز ومملوء ہو وہ بے ایمان تو ہوسکتا ہے مگر ایماندار نہیں۔ پھر جس کا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سوتا جاگنا، اوڑھنا بچھونا حدیث رسولؐ ہو اس کو حدیث رسول ﷺ میں بے بصیرتی و ناآشنائی اور عدم تفقہ بزعم قول مقلدین کس چیز کی غماز ہے؟ آپ خود ہی اندازہ کرلیں۔

اس موقع پر مکتب ابی حنیفہ کے ایک فیض یافتہ فرزند کی فقاہت کا تذکرہ کرنا انتہائی قرین قیاس ہوگا۔ تاکہ عوام الناس پر یہ بات واضح ہو جائے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے بارہ میں غیر فقیہ ہونے کے فتاوے صادر کرنے والے مقلدین حضرات کی تقلیدانہ فقاہت کس قدر شرمناک ہے۔

مکتب اَبی حنیفہ کی فقاہت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غیر فقیہ، غیر مجتھد اور غیر مفتی کہنے والے مقلدین حضرات ذرا سوچیں کہ اُنکے ذاتی مکتب کی فقاہت کا کیا حال ہے جن کو فقیہ زمان اور مجتھد فی المذھب سمجھتے ہیں لہٰذا اس موقع پر مکتب اَبی حنیفہ کے فیض یافتہ تلمیذ رشید اَبو یوسف کی فقاہت کا ایک واقعہ ذکر کرنا انتہائی مناسب ہوگا تاکہ حنفی فقاہت کا معیار ہر مسلمان کو سمجھ آ جائے۔ مولانا محمود الحسن دیوبندی لکھتے ہیں:

''کہ ایک دفعہ قاضی اَبو یوسف اور (غیر مقلد) امام اَبوحنیفہ ایک سفر میں اکٹھے ہو گئے۔ نماز فجر کا پہلا وقت کسی وجہ سے فوت ہو گیا پس سورج طلوع ہونے کے بالکل قریب تھا۔ امام اَبوحنیفہ نے اَبو یوسف کو امام بنایا اور خود مقتدی بن گئے۔ اَبو یوسف نے تعدیل ارکان، آداب شرعی، سنن و واجبات

وغیرہ کا لحاظ کیے بغیر فجر کی نماز پڑھائی۔ صرف اُوپر نیچے ہو کر فرائض نماز ادا کیے تاکہ سورج طلوع نہ ہو۔ پھر امام اُبوحنیفہ نے دوسرے وقت میں نفل کی نیت سے نماز دُہرائی کیونکہ اُبویوسف کی اقتداء میں پڑھی جانیوالی نماز تو صرف اُوپر نیچے ہی تھی پھر اس موقع پر اُمام اُبوحنیفہ نے کہا کہ آج کے دن اُبویوسف فقیہ بن گئے۔"❶

سوچیں جو شخص نماز کے واجبات، نماز کی سنن، تعدیل ارکان وغیرہ ترک کر کے نماز پڑھے بلکہ صرف اُوپر نیچے ورزش ہی کرے تو وہ مکتب اَبی حنیفہ کا سب سے بڑا فقیہ ہے۔ ہاں اس طرح کا فقیہ صحابہ کرامؓ میں کوئی نہیں تھا۔ کیونکہ انکی نمازیں تو عین سنت نبوی کے مطابق خشوع وخضوع، آداب وحدود کی پابندی وغیرہ سے مترصع ہوتی تھیں۔ لیکن نبوی مکتب میں تعلیم حاصل کرنے والے، زندگی کے لیل ونہار رسول ہاشمی ﷺ کے ساتھ گزارنے والے، آپ کے ہزاروں فرامین کو اپنے سینوں میں نقش کرنے والے، سفر وحضر میں آپ کے ساتھ تکلیف برداشت کرنے والے، اور نبی کائنات ﷺ کے فرمان کی زبر زیر پہ اپنا سب کچھ قربان کرنے والے مقدس اصحاب کو غیر فقیہ کہنا یقیناً سوچی سمجھی سازش ہی نہیں بلکہ تقلیدی زہر کا عظیم تر شاخسانہ وکارنامہ بھی ہے۔ اگر فقاہت کا یہی معیار ہے تو اس میں اُبویوسف کو خاص کرنے کی کیا ضرورت ہے اسطرح کا فقیہ تو دُنیا میں ہر جاہل ترین انسان بھی بن سکتا ہے بلکہ اگر یہ معیار عوام الناس کو پتہ چل جائے تو یقیناً ہر کوئی فقیہ بننے کا متمنی ہوگا۔ اسطرح کے واقعات فخریہ انداز میں اپنی کتابوں کی زینت بنانا اور صحابہ کے بارہ میں زبان درازیاں کرنا کس قدر جسارت مندی ہے اللہ حق پہچاننے کی توفیق عنایت فرمائے۔

(آمین)

---

❶ تقریر الترمذی ص: ۱۱.

﴿سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے خلاف ہرزہ سرائی﴾

علماء حنفیہ نے مسلکی دفاع کی خاطر گستاخی کا دوسرا وار سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر کیا۔ جن کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ نے دُعا فرمائی تھی۔

((اَللّٰھُمَّ أَکْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِیْمَا أَعْطَیْتَهُ)) ❶

''اے اللہ! انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مال و اولاد میں زیادتی فرما اور جو کچھ تو نے ان کو عنایت فرمایا ہے اس میں برکت فرما۔''

اس حدیث میں لفظ ''ما'' عموم کیلئے ہے جیسا کہ حافظ علائی نے اپنی کتاب (تلقیح الفهوم فی تنقیح صیغ العموم :۲۸۲،۲۷۲) میں نقل کیا ہے۔ تو اس عموم کے دائرۂ مدلول میں بصیرت وادراک اور تفقہ فی الحدیث شامل ہے۔ اس عموم کی تخصیص کیلئے کسی دلیل قطعی کی ضرورت ہے۔ صرف آتش عداوت کو بجھانے کیلئے اس صحابی رسول ﷺ کو غیر فقیہ جیسے گستاخانہ الفاظ کا شکار بنانا یقیناً اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ علماء حنفیہ نے اپنی اپنی کتابوں میں اس قسم کے نازیبا الفاظ کو زینت قرطاس بنا کر دل کی بھڑاس نکالی۔ ❷

---

❶ صحیح مسلم : ۲۴۸۱، و جامع ترمذی : ۳۸۲۹

❷ بطور دلیل: (فتح الغفار : ۸۰/۲) و (والحسامی ص: ۱۴۴) و (اصول سرخسی مع تحقیق الدکتور رفیق المعجم ۳۵۰/۱۔۳۵۲) و (الفصول فی الأصول للجصاص: ۳۳۹/۳) و (الشافی مع أصول الشاشی ص: ۲۲۲) و (فصول البدائع ۲۲۳/۲) و (الوافی شرح الحسامی ص: ۱۷۱) و (جامع الاسرار فی شرح المنار: ۶۶۸/۳) و (کشف الاسرار النسفی : ۲۶/۲) و (اصول الشاشی ص: ۲۷۵) و (الوجیز فی اصول الفقه: ۱۵۱) و (المغنی فی الاصول : ۲۰۷) و (الکافی شرح البزدوی : ۱۲۶۳/۳) و (افاضة الانوار ص: ۱۹۵) و (نور الانوار ص: ۱۷۹) وغیرہ پیش کرنا انتہائی قرین قیاس ہوگا۔

﴿سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف زبان درازی﴾

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی کے فرزند جلیل ہیں ،جن کو تاریخ وحدیث ''متبع سنت'' کے لقب سے موسوم کرتی ہے۔۲۶۳۰ احادیث کی روایت کا اعزاز بھی حاصل ہے جیسا کہ (مسند بقی بن مخلد :۷۹)شاہد عدل ہے ۔بلکہ سیدنا سعید بن مسیب رحمتہ اللہ جو کبار تابعین میں سے ہونے کے ساتھ ساتھ مفسر قرآن بھی تھے۔فرماتے ہیں:

((لَوْ شَهِدْتُ لِأَحَدٍ بِأَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَشَهِدْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)) ❶

''کہ اگر میں کسی کے بارہ میں جنتی ہونے کی گواہی دیتا تو ابن عمرؓ کے بارہ میں گواہی دیتا۔''

اس قدر جلیل القدر صحابی سے ایک ادنیٰ امتی کو فوقیت دینا کس قدر گستاخی ہے۔

مولانا ابوالمؤید محمد بن الخوارزمی حنفی (۵۹۳۔۶۶۵) رقمطراز ہیں:

((قال أبوحنیفه کان حماد أفقه من الزهری وکان ابراهیم أفقه من سالم وعلقمة لیس بدون ابن عمر وإن کانت لا بن عمر صحبة وله فضل الصحبة)) ❷

''اگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز نہ ہوتا تو علقمہ تابعی ان سے کہیں زیادہ افضل واعلیٰ تھے۔''

اس قسم کے الفاظ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔

---

❶ سیر اعلام النبلاء: ۲۱۲/۳۔

❷ جامع المسانید : ۳۵۳/۱ وکتاب الأم : ۱۶/۱۔

معقل بن سنان، وابصۃ بن معبد، سلمۃ بن محبق پر جہالت کا طعنہ

علماء حنفیہ نے اپنی دشمنی وعداوت کا اگلا واران نفوس قدسیہ پر کبھی مجہول الحال ومجہول العین کہہ کر اور کبھی ''بوال علی عقبیہ'' جیسے نازیبا الفاظ سے کیا۔[1]

ابوزید الدبوسی نے اپنی عداوت کو ان تینوں تک محدود نہیں کیا بلکہ بات بڑھاتے ہوئے قاعدۃ نقل کیا کہ:

((وسائر الأعراب الذين ماعرفوا الا بما رووامجهولون))[2]

کہ وہ بدوی جس سے ایک یا دو آدمی روایت کرنے والے ہوں وہ مجہول ہیں۔

بلکہ عیسی بن أبان کہتے ہیں:

((لاتقبل شهادات الأعراب على رسول الله ﷺ فانّما ردّخبره لأ نه لم يكن معروفاً بالعلم ونقل الأ خبار))[3]

''دیہاتی صحابہ کی شہادتیں اس لیے قبول نہیں ہیں کیونکہ وہ علم اور اخبار (حدیثیں) کے نقل کرنے میں اتنے معروف نہیں تھے۔''

حالانکہ اگر نظرِ عمیق سے غور کیا جائے تو یہ مسلکی دفاع کی خاطر اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم

---

[1] جیسا کہ (الغنية فى الاصول : ۱۲۱) و (تقويم الأ دلة : ۱۸۰) و (اصول السرخسى: ۳۵٤/۱) و(المغنى فى الأصول : ۲۰۷)و (افاضة الأنوار ص: ۱۹۵)و (التحرير از ابن الهمام: ۳۱۹)و(فصول البدائع ازالفنارى : ۲۲٤/۲)و(نهاية الوصول الى علم الأصول: ۳۸۵/۱)و(الحسامى ص: ۱۵۰) و(والوافى شرح الحسامى ص: ۱۷۲) و(كشف الأ سرار از نسفى : ۲۸/۲)و(جامع الأ سرار از كاكى : ٦۷۸/۳)و(تسهيل الوصول الى علم الأصول ازمحلاوى ص: ۱٤۸)و(حاشية نسمات الأ سحاراز ابن عابد ين حنفى، ص: ۱۸۱) آئینہ دار ہیں۔

[2] تقويم الأ دلة : ۱۸۰۔

[3] الفصول فى الاصول للجصاص : ۱۳۵/۳

کی صداقت وعدالت ،اور امانت ودیانت پر ڈاکہ ڈالنے کے ساتھ ساتھ بالواسطہ اسلام وایمان کی تاریخ مسخ کرنے کے درپے ہیں۔تفکروایاأولی الالباب۔

پھر اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے بارہ میں معروف اور مجہول کی تقسیم بایں حال کہ وہ لوگ صدق ووفا کے مکین ،امانت ودیانت کے پیکر تھے۔اسلام کے خلاف ایک سازش ہی نہیں بلکہ عیاری ومکاری ،سفاکاری وغداری کا ایک کرشمہ ساز بھی ہے۔پھر بسیار صحابہؓ بدوی تھے تو بدوی ہونا کیا کسی راوی کے مجروح ہونے کا باعث ہوسکتا ہے۔ دُنیا کی کسی بھی اُصول حدیث کی کتاب میں مذکورہ قاعدہ مرقوم نہیں تو پھر اس طرح کا قاعدہ بنانا یقیناً مسلکی دفاع اور مذہبی تعصب کو ہوا دینے کے مترادف ہے۔علل و مصالح اور مفاسد کے باب میں جتنا شریعت کا نقصان فقہ حنفی نے کیا شاید اتنا نقصان کسی نے بھی نہ کیا ہو۔اور پھر یہ سلسلہ متاخرین کا ہی نہیں بلکہ متقدمین سے چلا آرہا ہے جیسا کہ مولانا ابوبکر الجصاص (التوفی :۳۷۰ھ) رقمطراز ہیں:

((ان علیا لم یرد خبره لأنه قال لا نقبل شهادة الأعراب علی رسول الله ﷺ فاخبر! أنه أنما رده وإن كانوجماعة،لأنه اتهم لكثرةوهمهم وقلة ضبطهم لأنهم أعراب ،فكان ذالك احدى العلل التي رد خبرهم لها))❶

حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بنیاد پر رد نہ کی کہ وہ خبر واحد تھی حالانکہ اس روایت کے راوی ایک پوری جماعت ہے۔بلکہ اس لیے رد کی کہ اس کے راوی بدوی ہونے کے ناطہ کثرت وھم اور قلت ضبط کا شکار تھے۔اور یہ چیز روایت کی مردودیت کا باعث وسبب ہے۔

عبدالعزیز البخاری حنفی مذکورہ بالا تینوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحابیت کے بارہ میں

---

❶ الفصول في الأصول : ۱۰۹/۳.

اعلان بغاوت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

((أن وابصة وسلمة ومعقلاً وان رأوا النبی ﷺ ورَوُوا عنه لا يُعَدُّون من صحابة على ما اختاره الأصوليون لعدم معرفة طول صحبتهم)) [1]

"مذکورہ بالا تینوں صحابہؓ، وابصہؓ، سلمہؓ اور معقلؓ نے اگرچہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اُن سے روایت بھی کی لیکن حنفی اہل اصول کے نزدیک مختار قول کے مطابق یہ صحابہ میں شمار نہیں ہوتے کیونکہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے لمبی صحبت اختیار نہیں کی۔"

حالانکہ سوچنے والی بات یہ ہے جن کو جمہور محدثین اور مورخین اہلسنت صحابہ میں شمار کرتے ہیں اُن کی صحابیت کا انکار کرنا یقیناً مسلک پرستی اور امام پرستی کا منہ بولتا ثبوت ہی نہیں بلکہ مبدأ اسلام کے خلاف ایک زبردست گھناؤنی سازش بھی ہے۔ ان کی صحابیت کا اقرار کرتے ہوئے ابن حجر، امام ذہبی، اصبہانی، ابن الاثیر، امام بخاری، امام مزی، مقریزی، ابن عبدالبر، ابن سعد، ابن کثیر، وغیرہ وغیرہ نے اپنی اپنی کتب میں بڑے واضح الفاظ میں لکھا ہے۔ [2]

---

[1] کشف الاسرار ۲/۷۱۳، مطبوعہ دارالکتاب العربی۔

[2] تفصیل کیلئے دیکھیے: (الاصابۃ ۶/۴۶۱، اسد الغابۃ ۴/۶۲۷، تہذیب الکمال ۱۹/۳۵۰، حلیۃ الاولیاء ۲/۳۰، تاریخ کبیر ۷/۳۹۱، طبقات ابن سعد ۴/۳۲۰، سیر اعلام النبلاء ۲/ ۵۷۵۶، کتاب الثقات ۳/۳۹۳، معرفت الصحابہ ۳/۱۳۴۴، ۵/۲۵۱۰، ۵/۲۷۲۴، الاستیعاب ۲/۲۰۲ وغیرہ)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے خلاف گستاخانہ رویہ

آسمان نبوت کا یہ وہ ستارہ ہے جن کی کہانی اسلامی تاریخ کا ایک منور باب ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ جن حالات میں مشرف بہ اسلام ہوئے ان کی اپنی تابانیاں وضو فشانیاں ہیں۔ انتہائی جانثار، وفادار، متورع، ذہین وفطین، شجاع، بہادر، متبع سنت، سرور گرامی علیہ الصلاۃ والسلام کی سنت پہ کٹ مرنا اپنی زندگی کا مشن تصور کرتے تھے۔ دین اسلام کی خاطر اُن کی قربانیاں قیامت تلک مسلمانوں کی تاریخ کا حصہ ہی نہیں بلکہ چمکتے، دمکتے آفتاب ومہتاب کی طرح ایک سنہری باب بھی ہیں۔ لیکن ان کے بارہ میں اس قسم کے نازیبا الفاظ استعمال کرنا جس سے زمین کا کلیجہ شق ہوجائے کتنی بڑی سنگینی ہے۔ مولانا ابن عابدین حنفی رقمطراز ہیں:

((وأما سلمان الفارسیؓ فهو ان كان افضل من أبي حنيفه من حيث الصحبة فلم يكن في العلم والاجتهاد ونشر الدين وتدوين احكامه كأبي حنيفة)) ●

"کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اگرچہ صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لحاظ سے امام ابوحنیفہ سے افضل تھے۔ لیکن علم، اجتہاد، دین کی ترویج اور احکامات کی تدوین میں امام ابوحنیفہ حضرت سلمان فارسیؓ سے افضل تھے۔"

بلکہ ابوالبرکات نسفی حنفی اور محمد بن محمد اکاکی حنفی کہتے ہیں:

((لم يعرف بالفقه ولم يكن من أهل الاجتهاد)) ●

"کہ وہ غیر فقیہ وغیر مجتھد تھے۔"

بلکہ یہی بات ابن نجیم حنفی اور ابن الھمام حنفی نے کہی۔ ●

● حاشیة ابن عابدین : ۵۲/۱.
● کشف الاسرار ۲۶/۲) و(جامع الاسرار ۶۶۸/۳.
● فتح الغفار ۸۰/۲، التحریر ص: ۳۱۰.

ایک ادنیٰ اُمتی کو ان اصحاب رسول پر ترجیح دینا، غیر فقیہ اور غیر مجتھد کہنا جنہوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر دن میدانِ کارزار میں اور راتیں بارگاہِ ایزدی میں کھڑے ہو کر گزاریں، جن کے اعمال کو دیکھ کر رب العزت نے دُنیا میں ہی ان کو جنت کے سٹرفکیٹ عنایت کر کے ساری کائنات سے افضل قرار دیا۔ اُن سے مجروح اُمتیوں کو افضل قرار دینا کتنا بڑا ظلم ہے۔

سیدنا مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر ناسمجھی کا طعنہ

یہ وہ ہستی ہیں جن کو صحبت رسول ﷺ کے اعزاز کے علاوہ ۱۳۶ اُحادیث نبویہ کے راوی ہونے کی عظیم سعادت بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ (مسندِ بقیی بن مخلد ص :۸۲) میں مرقوم ہے۔ ان کے بارہ میں زبان درازیاں کرنا، طعن و تشنیع کے نشتر چلانا یقیناً صدری کینہ و بغض کو طشت از بام کرنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ ملا علی قاری حنفی اور صاحب حاشیہ مشکوٰۃ حنفی رقمطراز ہیں:

((قال بعض الشراح من علمائنا يحتمل أنه مسح بناصية وسوى عمامته بيديه فحسب الرواى تسوية العمامة عند المسح مسحاً))●

''ہمارے بعض علماء فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنی پیشانی پہ مسح کیا اور پگڑی مبارک کو درست کیا تو صحابی رسول ﷺ نے پگڑی کی درستی کو سر کا مسح گردانا۔''

اپنے مسلکی دفاع کی خاطر آیات واحادیث میں تاویل، رواۃ حدیث پر طعن و تشنیع یقیناً حاملین فقہ حنفی اور مدافعین قولِ امام کی حیاتِ مستعار کا وطیرہ بن چکا ہے۔

● مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح : ۱۱۱/۲ و حاشیۃ مشکوٰۃ : ٤٦/١

حالانکہ اگر سوچا جائے تو یہود ونصاریٰ بھی اپنے ائمہ واحبار، علماء وفقہاء کی خاطر شریعتوں میں تغیر وتبدل، تاویل وتحریف اپنے لیے ضروری سمجھتے تھے۔ تو قرآن نے انہیں اہل شرک میں شامل کیا ہے۔ اور اگر آج بھی وہی اسلوب اپنایا جائے تو پھر......؟

فاعتبروا یا اولی الألباب

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے عداوت کا ایک انداز

سیدنا وائل بن حجرؓ یمن کے شہزادے تھے اور ان کو ایک اعرابی، بدوی، پینڈو قرار دے کر اُسے زائد احادیث۔ جیسا کہ (**مسند بقي بن مخلد صفحه: ۸۴**) میں ہے۔ کو مسخ کر دینا کس قدر بے اعتدالی و ناانصافی ہے۔ جیسا کہ علماء احناف نے امام ابو حنیفہؒ کے استاذ ابراہیم نخعیؒ کی سند سے نقل کیا ہے کہ: "**هو أعرابي لا يعرف شرائع الاسلام**" یعنی وہ ایک بدوی تھے اسلام کے احکامات سے نابلد و ناآشنا تھے۔ ●

ان کے بقول صحابی رسول ﷺ تو شریعت اسلامیہ سے ناواقف و ناآشنا تھے۔ اور صدیوں بعد آنے والے مکتب ابی حنیفہ کے تربیت یافتہ فقہائے حنیفہ فقہ اسلامی کے ماہر اور اُمت مسلمہ کے سرتاج وسراج کیسے بن گئے......؟ **كبرت كلمة تخرج من أفواههم ان يقولون الا كذبا.**

مؤذنِ رسول سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے خلاف ایک سازش

مؤذن رسول حضرت بلالؓ کو غیر فقیہ اور غیر مجتہد کہنا ● کس قدر ظلم وگستاخی ہے۔ دریں حال کہ یہ وہ صحابی ہیں جن کو مؤذن رسول ﷺ ہونے کے ساتھ ساتھ ۴۴

● جامع المسانید از المؤید محمد بن محمود الخوارزمی: ۲۵۸۱) و(مؤطا امام محمد ص: ۱۵۲)

● جیسا کہ (فتح الغفار: ۸۰/۲) و (کشف الأسرار آزنسفی: ۲۶/۲) و(الغنیة فی الأصول: ۱۶۰) و(جامع الأسرار: ۶۶۸/۳) و(افاضة الأنوارص: ۱۹۵) میں مرقوم ہے۔

احادیث نبویہ کی روایت کا اعزاز بھی حاصل ہے جیسا کہ (مسند بقی بن مخلد :۸۶) میں مکتوب ہے۔ پھر یہاں تک ہی نہیں بلکہ یہ تو وہ عظیم ہستی ہیں جو چلتے زمین پر تھے اوران کے قدموں کی آہٹ جنت میں سنائی دیتی تھی۔

﴿غیر مقلد امام ابو حنیفہ کا ایک شر انگیز اصول﴾

امام ابو حنیفہؒ نے قبول روایت کے لیے شرط لگائی ہے کہ راوی مذکر ہو مونث نہ ہو۔ اگر وہ روایت کسی مونث سے مروی ہے تو امام صاحب کے نزدیک قابل قبول نہیں سوائے اُم المومنین سیدۃ عائشہ واُم سلمۃ رضی اللہ عنہما کے۔

جیسا کہ امام سخاویؒ اپنی کتاب (فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث : ۱/۲۸۹) و ابوالحسن علی بن محمد حبیب البصری الماوردی اپنی معروف کتاب (أدب القاضی : ۱/ ۳۸۵) اور مدینہ یونیورسٹی کے محقق عظیم الشیخ عبدالعزیز بن محمد ابراہیم العبدالطیف اپنی معروف کتاب (ضوابط الجرح والتعدیل :۱۹) پر رقمطراز ہیں:

((وامتنع ابو حنیفہؒ من قبول أخبار النساء في الدين الا اخبار عائشة وام سلمة رضى الله عنهما.))

کہ امام ابو حنیفہ ان اُمہات المومنین کے علاوہ باقی تمام اُمہات المومنینؓ اور صحابیاتؓ وغیرہ کی روایات دین میں قبول نہیں کرتے تھے۔ اس اصول کے تحت کم و بیش ۱۰۰ رواۃ کی مرویات کا قلع قمع کر کے بہت سارے ذخیرہ احادیث کو نہ صرف مسخ کرنے کی کوشش کی بلکہ زوجات النبیؐ اور صحابیاتؓ سے بغض وعناد کی تحریک کو پروان چڑھانے میں کسی قسم کی کسر بھی نہ چھوڑی۔

سیدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ پر تدلیس کا طعنہ

سیدنا عبادۃ بن صامتؓ صحابی رسولؐ ان بارہ نقیبوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے رسول کریم کو مدینہ طیبہ آنے کی دعوت دی۔ ان کے بارہ میں مولانا حسین احمد مدنی حنفی نے اپنی کتاب میں کس قدر گستاخانہ الفاظ نقل کیے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

"سورۃ الفاتحہ کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ: "**لا صلوۃ**" والی روایت کے راوی عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ ہیں حالانکہ یہ مدلس ہیں اور مدلس کا عنعنہ معتبر نہیں۔" [1]

متقدمین کی طرح متاخرین نے بھی کتاب وسنت کے حاملین کے خلاف زہر پھیلانے کی کوشش کی۔ اپنے آپ کو علم وفقہ کے انبیاء کہلوانے والوں کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ مدلس کون ہوتا اور تدلیس کی تعریف کس پر منطبق ہوتی ہے.....؟ ایسی جہالت پہ لاکھوں سلام۔

سیدۃ فاطمۃ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے خلاف موشگافی

فاطمہؓ بنت قیس صحابیہ تھیں اور ان کے بارے میں مولانا اصغر حسن رقمطراز ہیں:

"کہ فاطمہؓ کو نان ونفقہ اس لیے نہ دلوایا گیا کیونکہ وہ زبان دراز تھیں" [2]

کتنے افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ اصحاب رسولؐ کے خلاف کس قدر جرأت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی زبانوں اور قلموں کو گستاخانہ طور پر استعمال کرتے

---

[1] توضیح الترمذی: ۱/۴۳۶، ۴۳۷)، مرتب: مولانا قاضی محمد قاسم سابق محدث مدرسہ دارالعلوم لطیفی کٹھیار (بہار)، تہذیب و تعلیق مولانا مفتی عبد الجلیل محدث جامعہ اسلامیہ مدینہ مدنی نگر کلکتہ: ۵۱)۔

[2] والورد الشذی علی جامع الترمذی از اصغر حسن ص: ۱۹۶، مرتب: عبد الحفیظ بلیاوی۔، تقاریر شیخ الھند ص: ۱۳۳، مرتبہ عبدالحفیظ بلھاوی۔

ہیں اور یہ وہ لوگ جن کے ذریعہ یہ دین اسلام نہ صرف پھیلا بلکہ اسلام کو اگر کسی نے عملی جامہ پہنایا تو یقیناً یہی لوگ تھے۔ ان کی عدالت وصداقت اور امانت و دیانت ہی مجروح ومخدوش کردی جائے تو حقانیت اسلام بھی مشکوک ہو جائے گی۔ کیونکہ اسلام کا اصل مبدأ واساس تو یہی لوگ ہیں۔ لیکن تقلیدی مرض اتنا زہریلا ہے کہ اس کے سامنے قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ اور آثار صحابہ کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ اس موقع پر تقلیدی طبیعت کی کچھ مثالیں ذکر کرنا حقیقت تقلید کی تفہیم میں انتہائی مناسب ہو گا تاکہ فلسفہ تقلید آشکارہ ہو جائے۔

﴿تقلیدی مزاج پہ لاکھوں سلام﴾

ہر چیز کا ایک مزاج اور فطرت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح تقلید کا مزاج ہی درحقیقت کتاب وسنت کی روشن تعلیمات کے سراسر منافی ہے کیونکہ کتاب وسنت کی تعلیمات انسان کو غلط و درست، اچھائی وبرائی، صحیح وضعیف، توحید و شرک، سنت وبدعت کے مابین مادہ تمیز پیدا کر کے شاہراہ تحقیق پہ گامزن کرتی ہیں۔ جبکہ تقلید بغض وعناد، فتنہ وفساد، اختلافات وافتراقات، فرقہ واریت وگروہ بندی کو پروان چڑھا کر عقل وشعور اور فکر وتدبر جیسی نعمتوں کو مفلوج کر کے شرف انسانیت جیسی دولت عظمی کو بھی سلب کر دیتی ہے۔ اسلیئے ایک مقلدانہ طبیعت کی حقیقت کشائی کرتے ہوئے مولانا رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب رقمطراز ہیں:

''اکثر مقلدین عوام بلکہ خواص اسقدر جامد ہوتے ہیں کہ اگر قول مجتہد کے خلاف کوئی آیت یا حدیث کان میں پڑتی ہے اُنکے قلب میں انشراح و انبساط نہیں رہتا بلکہ اول استنکار قلب میں پیدا ہوتا ہے پھر تاویل کی فکر ہوتی ہے خواہ کتنی ہی بعید ہو اور خواہ دوسری دلیل قوی اسکے معارض ہو بلکہ مجتہد کی دلیل اس مسئلہ میں بجز قیاس کے کچھ بھی نہ ہو بلکہ خود اپنے دل میں

اُس تاویل کی وقعت نہ ہو مگر نصرت مذہب کیلئے تاویل ضروری سمجھتے ہیں دل یہ نہیں مانتا کہ قول مجتہد چھوڑ کر حدیث صریح پر عمل کرلیں۔''●

اس موقع پر اس نظریہ کی چند مثالیں ذکر کرنا عین انصاف ہی نہیں بلکہ انتہائی قرین قیاس بھی ہوگا۔

الأول :......ابن نجیم حنفی جن کو مکتب تقلید میں أبو حنیفہ ثانی کے لقب سے موسوم کیا جاتا ہے وہ اپنی کتاب میں ذمی شخص کے مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ مثلاً ایک غیر مسلم آدمی جو مسلمانوں کے ملک میں جزیہ دیکر رہائش پذیر ہے۔ نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتا ہے تو اُسکا حکم کیا ہے۔تو مولانا ابن نجیم حنفی فرماتے ہیں:

((نفس المومن تميل الى قول المخالف ولكن اتباعنا للمذهب واجب))●

''کہ ایمان کا تقاضا تو یہی ہے کہ اُس شخص کو قتل کردیا جائے جس طرح ائمہ حدیث کا مسلک ہے۔لیکن چونکہ مذہب حنفی میں اُسکو قتل کرنا جائز نہیں لہذا ہم حنفی مقلدین پر اپنے حنفی مذہب کی اتباع واجب ہے۔''

کتنی حیرانگی کی بات ہے کہ ایمان اگر جاتا ہے تو چلا جائے مقلدین حضرات کیلئے بے ایمان ہونا کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ اہل تقلید کا روزمرہ کا یہ کاروبار ہے نصوص شرعیہ کو ٹھکرانا مقلدین حضرات کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ہاں اپنے تقلیدی مذہب کو ترک کرنا کفر کے برابر سمجھتے ہیں۔''ایسے مذہب پہ لاکھوں سلام''

الثانی:......'' مسئله بيع الخيار ''کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا محمود الحسن دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

((الحق والانصاف أن الترجيح للشافعي ؒ في هذا المسئلة

● تذکرہ الرشید : ۱۳۱/۱۔ ● البحر الرائق شرح كنز الدقائق : ۱۱۵/۵

ونحن مقلدون يجب علينا تقليد امامنا أبي حنيفه))[1]

کہ حق اور انصاف کا تقاضا تو یہی ہے کہ اس مسئلہ مذکورۃ میں امام شافعیؒ کے مسلک کو ترجیح دی جائے (کیونکہ وہ حدیث البیّعان بالخیار مالم یتفرقا کے بالکل مطابق ہے) لیکن ہم چونکہ تقلید پرست ہیں ہم پر اپنے امام اَبوحنیفہ کی تقلید فرض ہے۔

سوچنے والی بات یہ ہے جب حق واضح بھی ہوگیا کہ امام شافعیؒ اور دیگر جمہور متقدمین ومتاخرین محدثین عظام کا مسلک حدیث کے عین مطابق ہے امام اُھل الرأی اَبوحنیفہ نعمان بن ثابت کا مسلک بالکل حدیث کے خلاف ہے بلکہ امام صاحب کے اس موقف کی تردید میں محدثین کے رسائل بھی موجود ہیں (تقریر ص:۳۶) لیکن تقلیدی زہر نے اپنا اثر ظاہر کرتے ہوئے حق کے واضح ہونے کے بعد بھی حق کو قبول کرنے کی اجازت نہیں دی دوسرے لفظوں میں مولانا محمود الحسن دیوبندی نے تقلیدی مزاج کے عین مطابق حدیث مصطفیٰ کو ٹھکرانا تو ہاتھ کی صفائی سمجھا لیکن حدیث رسول کے مخالف مذہب حنفی کو ردّ کرنا گوارہ نہ کیا۔ اسی مقلدانہ طرز کی طرف مولانا رشید احمد گنگوھی دیوبندی منکوحہ قاسم نانوتوی صاحب اشارہ کرنا چاہتے تھے۔[2]

الثالث:..... مولانا انور شاہ کاشمیری دیوبندی صاحب "مسئلة الوتر بركعة" کا تذکرۃ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا ایک رکعت نماز وتر ادا کرنا جو مختلف کتبِ احادیث میں مرقوم ہے اس حدیث کی سند بھی قوی ہے۔ لیکن مذہب حنفی میں ایک رکعت نماز وتر درست نہیں۔ مولانا کاشمیری اس حدیث کا جواب تلاش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

((ولقد تفكرت فيه قريباً من "أربعة عشر سنة" ثم استخرجت جوابه شافياً))[3]

---

[1] تقریر ترمذی ص: ۳۶ [2] دیکھئے: تذکرہ الرشید ۱/۱۳۱۔

[3] العرف الشذی مع الجامع الترمذی: (۱/۱۰۷) وفی (فیض الباری "عشر سنین" ۲/۳۷۵۔

کہ میں نے اس حدیث کا جواب چودہ ۱۴ سال تک تلاش کیا پھر مجھے اسکا ایک ایسا شافی جواب ملا جسکی طرف توجہ آج تک کسی حنفی نے نہیں کی۔"

آگے چل کر لکھتے ہیں:

((وعندی جوابه محفوظ بالتحقيق والتفصيل ولكني لا أذكره)) [1]

"کہ اس حدیث کا شافی جواب جو چودہ سال کے بعد مجھے سمجھ آیا وہ میرے پاس تفصیلاً وتحقیقاً محفوظ ہے۔ لیکن میں اسکا ذکر نہیں کروں گا۔"

اے ارباب عقل ودانش ! ذرا سوچیے ! یہ کیسی جرأتِ تقلید ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی سچی حدیثوں کو ٹھکرانے کیلئے اور اپنے مخالف حدیث مذہب کے دفاع کیلئے حدیث مصطفٰے علیہ الصلوۃ والسلام کا چودہ سال تک جواب تلاش کیا۔ ہاں یہ ایک مقلد کے شایان شان تو ہوسکتا ہے لیکن حاملین کتاب وسنت کے کھرے مسلک کے خلاف ہی نہیں بلکہ عقیدہ اہلحدیث کے مطابق حدیث رسول اللہ ﷺ کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ بھی ہے۔ جو کم از کم ایک مومن کی شان نہیں کیونکہ ایک مومن کا عقیدہ تو یہ ہوتا ہے۔

اِدھر فرمان مصطفیٰ ہو اُدھر گردن جھکائی ہو

اور حقیقت میں یہی مسلک اہلحدیث اور دعوت اہلحدیث ہے۔

الرابع :......مولانا عبدالحیٔ لکھنوی حنفی نے اپنی کتاب میں "مسئلہ قنوت الوتر ورفع الیدین فی الوتر" کا تذکرہ کرتے ہوئے ملا معین حنفی کا قول نقل کیا ہے۔ ملا معین حنفی فرماتے ہیں:

"قبل قنوت کے وجوب تکبیر کے قائل ہونے پر مجھے کوئی مرفوع حدیث تک نہیں ملتی چہ جائیکہ ایسی حدیث جو استمرار اور مواظبت نبوی پر دلالت کرے

---

[1] العرف الشذی مع الجامع الترمذی ۱/۱۰۷.

تا کہ ائمہ کا قولِ وجوب صحیح ہو باوجود اسکے پھر بھی میں اس پر عمل اور مواظبت کرتا ہوں امام اَبو حنیفہ سے حسن ظن کیوجہ سے لیکن اسکے وجوب کا اعتقاد نہیں رکھتا۔ اور امام اَبو حنیفہ کے قولِ وجوبِ رفع الیدین قبل قنوت میں کسی تابعی جلیل القدر سے بھی کوئی اثر نہیں ثابت صحابہؓ کا تذکرۃ تو بعد کو ہے۔ اور حدیث صحیح تو اسکے بھی بعد ہے اور اسمیں بھی میرا حال تکبیر قنوت کا سا ہے کہ عمل تو کرتا ہوں لیکن وجوب کا اعتقاد نہیں رکھتا اور اس سب کی وجہ امام ابو حنیفہ اور اُنکے مذہب کے علماء کے ساتھ حسن ظن ہے۔''[1]

اس قول کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس مسئلہ کی دلیل نہ صحیح حدیث سے، نہ کسی صحابیؓ سے اور نہ ہی کسی جلیل القدر تابعیؒ سے ثابت ہے حق واضح بھی ہو گیا اسکے بعد امام صاحب اور اُن کے اَصحاب کے ساتھ حسن ظن کی بنا پر کوئی عمل کرنا یقیناً مذہب پرستی ہی نہیں بلکہ تقلید مذموم کا عظیم تر شاخسانہ بھی ہے۔

خامس :......مولانا ابوالحسن الکرخی حنفی رقمطراز ہیں :

((الأصل أن كل آية تخالف قول اصحابنا فانها تحمل على النسخ أو على الترجيح والأولى أن تحمل على التاويل من جهة التوفيق))[2]

''قانون حنفیت یہ ہے کہ کوئی آیت بھی ہمارے مذہب حنفی کے خلاف آجائے تو اُس کو منسوخ تصور کیا جائے گا یا پھر مذہب حنفی اور آیت مبارکہ کے درمیان ترجیح کی کوئی صورت نکالی جائے گی۔ بہتر یہ ہے اُس آیت میں تاویل کرکے توفیق کی کوئی صورت پیدا کی جائے گی۔''

اسی طرح اگر کوئی حدیث مذہب حنفی کے خلاف یا قول صحابی مذہب حنفی کے

[1] مجموعة الفتاوى : ۲۱۲/۱.

[2] رسالہ کرخی ص: ۸.

خلاف ہو اُس کیلئے بھی قانون حنفیت یہی ہے۔ ● سوچنے والی بات یہ ہے کہ آیت مبارکہ کو منسوخ قرار دینا، حدیث مبارکہ کو ٹھکرانا اور مذہب صحابی ترک کرنا ہی اگر مذہب حنفی کی بنیاد ہے تو پھر اس مذہب کے خلاف تحریک محمدی چلانا اہلحدیث اپنی زندگی کا سب سے بڑا مشن تصور کرتے ہیں۔

چند ایک مثالوں سے ایک مسلمان کیلئے یہ بات بڑی واضح ہوگئی کہ ایک مقلد کا مزاج اور طبیعت کیسی ہوتی ہے اگر اس مذہب حنفی کی طرف لوگوں کو دعوت دیکر مقلد بنایا جاتا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ مسلمان اس تقلید مذموم سے دُور رہیں۔ جو کتاب و سنت سے دشمنی، صحابہؓ کی گستاخی اور محدثین عظام سے بغض وعناد پیدا کرتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب وسنت کی روشن تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

حضرت حسنؓ و حسینؓ کی صحابیت کا انکار

مولانا حبیب الرحمان صدیقی کاندھلوی دیوبندی نے الحاد و ناصبیت کا اظہار کرتے ہوئے جنتی نوجوانوں کے سردار، نواسہ رسول حضرت حسنؓ کے بارہ میں بڑے وثوق سے لکھا ہے:

"نہ آپ حضرت فاطمہؓ کی پہلی اولاد ہیں اور نہ اُصولی طور پر آپکو شرف صحابیت حاصل ہے۔" ●

مولانا کاندھلوی دیوبندی جب حضرت حسنؓ کی پیدائش ۷ھ میں لکھ کر اُن کی صحابیت کا انکار کرتے ہیں تو امام عالی مقام حضرت حسینؓ کو صحابی کیسے تسلیم کریں گے کیونکہ اُنکا سن ولادت ۹ھ لکھتے ہیں ● بلکہ لکھتے ہیں:

"اِن امور سے یہ بات خود بخود ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت حسنؓ صحابی نہ

● رسالہ کرخی ص: ۹،۸ ● مذہبی داستانیں: ۲۸۷/۱

● مذہبی داستانیں ۲۹۳/۱، ۱۵۴/۲۔

تھے کجا حضرت حسینؓ کی صحابیت'' ●

اگر کاندھلوی دیوبندی صاحب کا حضرت حسنؓ وحسینؓ کے بارہ میں نظریہ یہ ہے تو مکتب دیوبند کے دیگر فیض یافتگان سے اسی طرح کی اُمید رکھنا کوئی بعید از قیاس نہیں۔ ''سپاہ صحابہ'' کے نام کی تنظیمیں بنانے والوں کا حال یہ ہے کہ وہ ان اَصحاب کی صحابیت کا انکار ہی درحقیقت ''صحابہ کا دفاع'' اور صحابہ سے عقیدت ومحبت کا اظہار سمجھتے ہیں پھر سوچنے والی بات یہ ہے کہ صحابہؓ کی گستاخی اور صحابہ کرام سے دشمنی وعداوت کا معیار فقیہانِ دیوبند کی لغت میں کیا ہے......؟ حالانکہ مولانا ''دھاندلوی'' کا یہ سراسر جھوٹ ہے کیونکہ حضرت حسنؓ کی پیدائش ۳ھ اور حضرت حسینؓ کی پیدائش ۴ھ میں ہوئی۔ جیسا کہ تمام اہلسنت مورخین نے لکھا ہے۔ ●

تمام اہلسنت مورخین کی بات ٹھکرانا اصحاب رسول سے دشمنی وعداوت ہی نہیں بلکہ اُھل بیت کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل بیت سے محبت کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

﴿سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزھراءؓ کے خلاف زبان درازی﴾

اُھل بیت کے ساتھ مزید دُشمنی وعداوت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی زبان وقلم کو دراز کرتے ہیں کہ (صحیح بخاری ۵۱۲/۱)و(صحیح مسلم ۲۹۰/۲)میں اُم المومنین سیدۃ عائشہؓ سے جو روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدۃ فاطمۃؓ سے فرمایا کہ کیا تو اس پر راضی نہیں کہ مومنات عورتوں کی سردار ہو یا اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہو اور ایک روایت میں جنتی عورتوں کی سردار ہو''۔ مولانا کاندھلوی ناصبی لکھتے ہیں:

● مذھبی داستانیں ۲۹۳/۱، ۱۵٤/۲۔

● دیکھئے :فتح الباری ۹۵/۷، الاصابہ ۱۱/۲، تہذیب الأسماء واللغات للنووی ۱۵۸/۱، سیر أعلام النبلاء ۲٤٦/۳، الکامل لابن الأثیر ۱٦٦/۲، الاستیعاب ۱۳۹/۱، ارشاد الساری ۱۰۸/٦، تاریخ اسلام للذھبی ۳۳/۲ وغیرہ)

''کہ ہمارے نزدیک اس قسم کی روایات موضوع ہیں''●

مزید محبان اہل بیت پہ ہرزہ سرائی کرتے ہوئے زبان دراز ہیں کہ:

''سبائی اور مجوسی جو حضرات فاطمہؓ کے فضائل بیان کرتے ہیں۔ اور انہیں سیدۃ نساء اہل الجنۃ یا سیدۃ نساء المومنین قرار دیتے ہیں یہ صرف ایک دھوکہ اور فریب ہے۔''●

پہلی بات تو یہ ہے کہ بخاری و مسلم کی روایات کو موضوع و من گھڑت قرار دینا کس قدر محدثین دشمنی ہے۔ حالانکہ مہتمم دارالعلوم دیو بند مولانا قاری محمد طیب لکھتے ہیں کہ:

''صحیح بخاری تو درحقیقت کتاب الرسول ہے''●

مولانا کاندھلوی ناصبی صاحب کے بڑے جس کو "کتاب الرسول" کہتے ہیں اُس کی روایات کو کاندھلوی صاحب من گھڑت کہتے ہیں۔ بلکہ شاہ ولی اللہ دھلوی حنفی فرماتے ہیں:

''جس نے بخاری اور مسلم کی عظمت کو معمولی سمجھا و پکا بدعتی اور صحابہ و محدثین کا بھی دشمن ہے۔''●

اب مولانا کاندھلوی دیو بندی صاحب کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ اہل بیت سے دشمنی کمانا کسقدر ظلم و ستم ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر سید الفقہاء، امیر المومنین فی الحدیث امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ سبائی اور مجوسی ہیں تو یہی روایت نقل کرنے والے امام ابوداوٗد طیالسی، ابن ابی عاصم، طبرانی، طحاوی حنفی، امام نسائی، امام ترمذی، امام احمد، امام اسحاق بن راھویہ، ابن حبان، امام حاکم، خطیب بغدادی، ابن ماجہ، بغوی وغیرہ

● مذهبي داستانيں ٤١٠/١
● مذهبي داستانيں ٤٤٧/١، ٤٤٨.
● خطبات حكيم الاسلام: ٢٣٣/٥.
● حجة الله البالغة: ٢٤٩/١، ٢٥٠.

کے بارہ میں کاندھلوی صاحب کیا فتویٰ صادر کریں گے۔ پھر اگر یہ سب ائمہ ومحدثین سبائی اور مجوسی ہیں تو کاندھلوی ناصبی اور انکے ہمنوا اکابرین دیوبند کا اسلام کہاں سے آیا۔ واجپائی کے راستے یا اندرا گاندھی......؟

محدثین کے بارہ میں حنفی حضرات نے کونسی موشگافیاں کیں انشاء اللہ اسکے لیے کچھ عرصہ کے بعد خاکسار کی ایک مستقل کتاب منظر عام پر آرہی ہے۔ اللہ رب العزت قبول فرمائے۔ (آمین)

سیدۃ زینبؓ کی عصمت کشائی

اُم المومنین سیدۃ زینبؓ کی عزت وعصمت کے بارہ میں مولانا کاندھلوی ناصبی بڑی بے دردی سے شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کر رقمطراز ہیں:

"حضرت زیدؓ حضرت زینبؓ سے جنسی تعلقات قائم نہ رکھ سکے ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ حضرت زیدؓ کی اپنی کمزوری ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت زینبؓ ہی میں نقص ہو کہ مرد اُن سے جنسی تمتع حاصل نہ کرسکیں۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ نقص حضرت زینبؓ ہی میں تھا عورتوں کے عیوب جسے شرمگاہ میں ہڈی ہونا یا شرمگاہ میں گوشت پیدا ہوجانا وغیرہ میں وہ مبتلا ہوگئی ہوں۔ عین قرین قیاس ہے کہ حضرت زیدؓ حضرت زینبؓ کو قصوروار سمجھتے ہوں اور اسی سبب سے کبھی اُنکے قریب نہ گئے ہوں اور یہ اُصل سبب ہو جسے حضرت زیدؓ چھپا رہے ہوں۔" ●

سوچنے والی بات یہ ہے کہ مولانا کاندھلوی بلکہ "دھاندلوی" نے اُم المومنین سیدۃ زینبؓ کی عزت وآبرو کو جن الفاظ" جیسے شرمگاہ میں ہڈی ہونا یا شرمگاہ میں

● مذہبی داستانیں ۱۱۸/۲

گوشت ہو جانا وغیرہ" کے ساتھ دُنیا کے سامنے اُچھالنے کی کوشش کی ہے۔اگر انہی الفاظ کے ساتھ مولانا کی ماں ، بہن وغیرہ کا تعارف کوئی کراتا تو کسقدر قتل و غارت ،فتنہ وفساد، احتجاجی جلوسوں کا اہتمام اور مکتب دیو بند کی زبانیں جذبات میں آ کر دہلی سے کوفہ تک دراز ہو جاتیں۔لیکن مولانا کاندھلوی نے اس قدر شرمناک سعی مذموم کی اور مکتب دیو بند کی غیرت ساکت ہے۔فاعتبروا یاأولي الأبصار.

حالانکہ جو اپنے آپ کو صحابہ و اُمہات المومنین کے محافظ کہلواتے ہیں حقیقت میں وہی دُشمن ہیں۔اس لیے خاکسار کی گزارش ہے کہ مقلدین حنفیہ سپاہ صحابہ کے نام کی تنظیمیں بنانا چھوڑ دیں یا پھر اس مذموم و مردود مسلک سے تائب ہو کر انشراح صدر کے ساتھ مسلک اہلحدیث قبول کر لیں اللہ اس طرح کی رذیلانہ حرکتوں سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔(آمین)

﴿اُمہات المومنین کے بارے زبان درازی﴾

•• ۵۰۰ حنفی علماء مقلدین کی مرتب کردہ کتاب میں یہ بات بڑی واضح لکھی ہوئی ہے:

((ولو قذف سائر نساء النبي ﷺ لا يكفر)) [1]

"اگر کوئی (حنفی) نبی کریم ﷺ کی اَزواج مطہرات ،یعنی اُمت کی ماؤں پر تہمت لگاتا ہے تو وہ کافر نہیں ہے۔"

یعنی اگر کوئی شخص اُمہات المومنین ،اَزواج مطہرات کو زانیہ ،شرابیہ، بدکارہ، فاحشہ وغیرہ کہتا ہے۔تو وہ کافر نہیں ہے۔یقیناً ایک مقلد حنفی کا ایمان گوارہ کرسکتا ہے۔ لیکن اہلحدیث اس کو ہزار مرتبہ کافر کہتا ہے۔

سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک اُمتی امام اَبو حنیفہ نعمان بن ثابت کی تقلید نہ

---

[1] الفتاوی الهندية المعروف عالمگیری ۲/۲٦٤،الفتاوی التاتارخانيه ٥/٤٨٥

کرنیوالا بقول احناف کافر، مرتد، مشرک انگریز کا پروردہ، بدمذہب، لامذہب اور گستاخ و بے ادب ہے لیکن اگر کوئی اُمہات المومنین کے خلاف اتنی غلیظ زبان استعمال کرے وہ کافر نہیں اگر یہ کافر نہیں تو پھر فقیہانِ کوفہ کی لغت میں کافر کس کو کہتے ہیں......؟ فتاوی عالمگیری تو وہ ہے جس کے لیے حنفی بزرگوں نے حد درجہ کوشش کی کہ اسکو ملک پاکستان کا آئین بنایا جائے اگر یہ آئین بن جاتا تو اَزواج مطہرات کی عزتوں کو لوٹیرے مقلدین سے کون محفوظ رکھتا کچھ شرم ہونی چاہیے۔

﴿سیدنا عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، کے خلاف ''لب کشائی''﴾

علماء حنفیہ اپنی فقہ کی معتبر کتابوں میں خلفاء ثلاثہ کے بارہ ''لب کشائی'' کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

((ولوقال: عمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ لم یکونو أصحابا لا یکفر))●

''اگر کوئی خلفاء ثلاثہ سیدنا عمرؓ، عثمان ذوالنورینؓ، علیؓ حیدر کرار کی صحابیت کا انکار کردے تو وہ کافر نہیں۔''

''سپاہ صحابہ'' کے نام کی تنظیمیں بنانے والے حنفی حضرات کو سوچنا چاہیے کہ آج یا اس سے قبل کسی نے اگر صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیں تو انکے سب سے پہلے اور ابتدائی مجرم یہی حنفی مقلدین ہیں جنہوں نے گالی گلوچ اور گستاخی و بے ادبی کی راہ ہموار کی۔ قابل غور بات تو یہ ہے کہ خلفاء ثلاثہؓ کی صحابیت کا انکار اگر کفر نہیں تو پھر کتب اُبی حنیفہ میں کفر کی تعریف کیا ہے......؟ فاعتبروا یاأولی الألباب.

● الفتاوی الهندیه ۲/۲۶٤، الفتاوی التاتارخانیه ٥/٤٨٥.

﴿سیدنا اُبوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینا﴾

حنفی عقیدہ کی سب سے معتبر اور بنیادی کتاب ''فقہ اکبر'' جس کو امام اُبوحنیفہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ میں لکھا ہوا ہے:

((سبُّ الشیخین لیس بکفر)) [1]

''کہ شیخین صحابہ سیدنا اُبوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینا کفر نہیں۔''

اگر انکو برا بھلا کہنا، گالی گلوچ کرنا، ان پر طعن وتشنیع کے تیر چلانا کفر نہیں ہے۔ تو حنفی مقلدین کا شیعہ حضرات کو کافر کہنا کچھ معنیٰ نہیں رکھتا۔ پھر حنفی مقلدین کے نزدیک اُبوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو گالی گلوچ کرنا اگر صحابہ کا دفاع وسپاہ، اور صحابہ سے عقیدت کا اظہار اور محبت کا شاہکار ہے تو پھر دشمنی وعداوت کا معیار تقلیدی لغت میں کیا ہے؟ ذرا سوچئے! کسقدر جسارت مندی کے ساتھ اُصحاب رسول کے بارہ میں غیر علمی اور غیر اخلاقی فتاویٰ جات جاری کرنا کونسی خدمت اور دینی کاوش ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ سب کچھ مذہبی دفاع، مسلکی سپاہ، امام پرستی اور تقلیدی پرستی کی کارگزاریاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

﴿سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ پہ بہتان بازی﴾

مولانا اُبوجعفر طحاوی حنفی ایک رکعت نماز وتر کا تذکرہ کرتے ہوئے جب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا کہ اُنہوں نے ایک رکعت نماز وتر ادا کی تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((أصاب معاویة رض)) [2]

تو مولانا طحاوی حنفی نے لکھا:

---

[1] فقه اكبر مع الترجمه في عين الهدية ١٨/١ .

[2] شرح معاني الآثار : ٢٨٩/١

((وقد يجوز أن يكون قول ابن عباس رضی الله عنه "أصاب معاوية رضی الله عنه" على التقية له)) ❶

جائز ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کے قول "أصاب معاويةؓ" کو "تقیہ" پر محمول کردیں کہ اُنہوں نے تقیہ کیا ہو۔ "تقیہ" درحقیقت جھوٹ ونفاق کا نام ہے۔ جو شیعہ حضرات کے نزدیک نماز وروزہ کی طرح فرائض دین میں شامل ہے۔ ❷

اس موقع پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مولانا طحاوی حنفی نے سیدنا ابن عباسؓ کو نہ صرف شیعہ ثابت کرنے کی سعی مذموم کی بلکہ اس سے کہیں آگے اپنے حنفی مذہب کو سچا ثابت کرنے اور اپنے امام کا دفاع کرنے کیلئے حضرت ابن عباسؓ کو جھوٹا ومنافق کہنے سے بھی گریز نہ کیا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ حنفی حضرات کا یہ ایک فطرتی کرتب اور پسندیدہ مشغلہ ہے جسکا اظہار حنفی حضرات عموماً کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو صحابہ کرامؓ کی گستاخی سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

﴿تبلیغی "فضائل اعمال" کی کرم فرمائی﴾

مولانا زکریا تبلیغی ایک روایت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ سینگیاں لگوائیں اور جو خون نکلا وہ حضرات عبداللہ بن زبیرؓ کو دیا کہ اسکو کہیں دبا دیں۔ وہ گئے اور آکر عرض کہ دبا دیا۔ حضور اقدسؐ نے دریافت فرمایا کہاں؟ عرض کیا میں نے پی لیا۔ حضورؐ نے فرمایا جس کے بدن میں میرا خون جائیگا اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی مگر تیرے لیے لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کو تجھ سے۔" ❸

---

❶ شرح معانی الآثار: ۲۸۹/۱۔

❷ دیکھیے: الاعتقادات لابن بابویہ قمی ۔فصل التقیہ ، مطبوعہ ایران

❸ فضائل اعمال ص: ۲۰۰ ،حکایات صحابہؓ۔

مولانا زکریا تبلیغی صاحب کا ایک جھوٹی روایت نقل کر کے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو لوگوں کیلئے باعث ہلاکت قرار دینا کتنی بڑی گستاخی ہے۔ پھر اس روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا پہلے پہل جھوٹ بولنا کہ میں نے خون دبا دیا ہے۔ اور پھر آپؐ کے دریافت کرنے پر عرض کرنا کہ میں نے خون پی لیا ہے۔ کتنی بڑی صحابی رسول پر تہمت ہے۔ حالانکہ یہی ''فضائل اعمال'' ہزاروں تبلیغی پڑھتے ہیں لیکن آج تک کسی نے یہ نہ سوچا کہ اس میں نہ صرف ایک صحابی رسول کی گستاخی و بے ادبی ہے بلکہ مولانا زکریا صاحب نے ایک عظیم المرتبت صحابی پر کتنی بڑی لوگوں کی ہلاکت کی تہمت بھی لگائی ہے۔ حالانکہ صحابی رسول اتنا بڑا صریح جھوٹ کیسے بول سکتا ہے.....؟ پھر جو صحابہ لوگوں کیلئے معیارِ حق و ایمان اور رشد و ہدایت کا میزان قرار دیئے گئے اُن کو رسول اللہ ﷺ لوگوں کیلئے باعث ہلاکت کیسے قرار دے سکتے ہیں.....؟ اس موقع پر تبلیغی حضرات سے گزارش ہے کہ تربیت و اصلاح کیلئے قرآن و حدیث کا مطالعہ کریں انشاءاللہ حق واضح ہو جائیگا۔

مکتب دیوبند کی حیرت انگیز ولایت

ہر مکتب کی خدمات و کرامات کا تذکرہ صرف کتابوں کی حد تک نہیں بلکہ سالانہ ''جشن'' کے نام سے جلسوں اور جلوسوں کا اہتمام کر کے اپنے اکابرین کو خراج تحسین کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہونا بھی چاہیے یہ ہر جماعت کا حق ہے۔ خاکسار نے مناسب سمجھا کہ چلتے چلتے مکتب دیوبند کے ''ولی کامل'' پیر ضامن علی جلال آبادی دیوبندی کی ولایت و کرامت کو خراج تحسین پیش کروں جو قیامت تک آنے والے مسلمانوں کیلئے نشانہ عبرت ہی نہیں بلکہ بھٹکے ہوئے سادہ مقلدین کیلئے ذریعہ اصلاح بھی بن جائے۔

مولانا رشید احمد گنگوھی منکوحہ قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

''ضامن علی جلال آبادی توحید ہی میں غرق تھے''

یعنی پکے توحیدی تھے۔ آگے تحریر فرماتے ہیں۔

''کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایک بار سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہ آئی۔ ''میاں صاحب بولے فلانی کیوں نہیں آئی''۔ رنڈیوں نے جواب دیا: ''میاں صاحب ہم نے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو'' اُس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں گی۔ میں زیارت کے قابل نہیں'' میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اُسے ہمارے پاس ضرور لانا۔ چنانچہ رنڈیاں اُسے لیکر آئیں۔ جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا ''بی تو کیوں نہیں آئی تھی؟ اُس نے کہا حضرت روسیاہی کیوجہ سے زیارت کو آتے ہوئے شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے ''بی تم کیوں شرماتی ہو کرنے والا کون اور کرانے والے کون وہ تو وہی ہے''۔ (زنا وبدکاری کرنے والا اور کروانے والا تو خود خدا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلك)

اہلحدیث اس عقیدہ سے بری ہیں ایک باحیا مسلمان کو سوچنا چاہیے کہ اگر نام نہاد توحیدیوں کا حال یہ ہے جو اللہ خالق کائنات کے بارہ میں اسقدر غلیظ عقیدہ رکھتے ہیں جو شاید کسی بدنام زمانہ غیر مسلم کا بھی نہ ہو۔ یہ ایک واقعہ ہی نہیں بلکہ مکتب دیوبند کے تمام فیض یافتگان کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ ''جسکو عقیدہ وحدت الوجود'' کہتے ہیں۔ یعنی

---

(1) تذكرة الرشيد: ٢/٢٤٢.

دُنیا میں ہر چیز خدا ہے مخلوق نام کی کوئی چیز نہیں اسکا اعتراف کرتے ہوئے مولانا حاجی امداد اللہ دیوبندی صاحب فرماتے ہیں:

''مسئلہ وحدت الوجود حق وصحیح ہے اس مسئلہ میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ فقیر و مشائخ فقیر اور جن لوگوں نے فقیر سے بیعت کی ہے سب کا اعتقاد یہی ہے۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب، مولوی محمد یعقوب صاحب اور مولوی احمد حسن صاحب وغیرہم فقیر کے عزیز ہیں اور فقیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ کبھی خلاف اعتقاداتِ فقیر وخلاف مشائخ طریق خود مسلک اختیار نہ کریں گے۔''[1]

ایک مسلمان کو کیسے زیب دیتا ہے کہ وہ اپنے اللہ کے بارہ میں اس طرح کا عقیدہ رکھے؟ ہوسکتا ہے کہ یہ ایک مقلد کی غیرت گوارہ کرلے کیونکہ اُس کا یہ عام معمول ہے لیکن اہلحدیث اس عقیدہ سے لاکھ مرتبہ بیزاری وبراءت کا اعلان کرتے ہیں۔ بلکہ ہم تمام مقلدین حضرات سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ اس طرح کے غلیظ عقائد سے توبہ تائب ہوکر مسلک حق مسلک اہلحدیث قبول کرلیں جو اس کائنات کا ستھرا اور برحق مسلک ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

﴿سیدنا ابوحمید الساعدیؓ کے خلاف بدزبانی﴾

امام اہل بدعت اَحمد یار گجراتی بریلوی سیدنا اَبوحمید الساعدیؓ جلیل القدر صحابی کے بارہ میں بدزبانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''اَبوحمید نہ تو صحابہ میں فقیہ وعالم ہیں نہ انہیں حضور کی زیادہ صحبت میسر ہوئی''[2]

کتنے افسوس کی بات ہے کہ مسلک پرستی اور امام پرستی کی خاطر مسئلہ رفع الیدین میں سیدنا اُبوحمید الساعدیؓ کی حدیث کو ٹھکرانے کیلئے کتنے واشگاف الفاظ میں زبان

---

[1] شمائم امدادیہ: ۳۲/۱ [2] جاء الحق: ٦٤/٢

درازی کی کہ ’’ نہ تو وہ فقیہ ہیں اور نہ ہی وہ عالم ہیں‘‘ اگر وہ فقیہ اور عالم نہیں تو پھر صدیوں بعد پیدا ہونے والے امام المبتدعین احمد رضا خان بریلوی اور گجراتی صاحب عالم وفقیہ کیسے بن گئے......؟ صحابہ کے خلاف زبان درازی سے قبل کچھ شرم وحیا کرنی چاہیے آج اگر کوئی احمد رضا خان بریلوی اور گجراتی صاحب کے خلاف ایک لفظ بھی کہے تو فوراً قانون حرکت میں آ جاتا ہے لیکن ان مظلوم ذوات کے خلاف جس طرح کوئی چاہے گستاخانہ زبان استعمال کرے اُس کے لیے نہ کوئی قانون ہے نہ ہی کوئی ضابطہ اَخلاق حالانکہ اُنکے خلاف کچھ کہنا بالواسطہ یا یا بلا واسطہ اللہ ورسول کے خلاف کچھ کہنا ہے۔

سیدنا امیر معاویہؓ کے خلاف بدزبانی

کاتب وحی ،خلیفۃ المسلمین ،اَمین الاسلام ،اُمت مسلمہ کے ماموں سیدنا امیر معاویہؓ کے خلاف بدعتی وجاہل کے فتوے جاری کرنا مبدأ اسلام کو برباد کرنے کے ساتھ ساتھ آتش عداوت کومزید بھڑ کانے کے مترادف ہے حالانکہ اصحاب رسول کے خلاف کچھ کہنا بالواسطہ یا بلا واسطہ اللہ اور اُس کے رسول کی سچی تعلیمات کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ ہے۔

صدر الشریعہ حنفی اپنی اصول کی کتاب میں بدعت کے ایک مسئلے پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :’’**اوّل من قضی به معاویة** رضی اللہ عنہ‘‘ [1] ’’کہ اس بدعت کا سب سے پہلا مرتکب سیدنا امیر معاویہؓ ہیں۔‘‘ بلکہ یہی بات شرح الوقایہ مع حاشیہ چلپی ، کتاب الدعوٰی ص:۲۵۹طبع نول کشور ۱۳۲۶ھ) میں مرقوم ہے۔

اگر سیدنا امیر معاویہؓ کو بدعتی کہنا ہی درحقیقت اُن کا دفاع اور اُن سے عقیدت و

---

[1] التوضیح والتلویح ص: ۳۳۱ ،طبع نول کشور ۱۲۹۲ھ

محبت کا والہانہ ثبوت ہے تو پھر دُنیا میں شیعہ حضرات کو کافر و گستاخ کہنا، اُن کو قتل کرنا، اُن کے خلاف لچھے دار تقریریں کرنا، آتش فشاں کتابیں تحریر کرنا ایک عجیب سا ڈرامہ و افسانہ ہی نہیں بلکہ ذخیرۂ حدیث کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے ایک انتہائی خوفناک گھناؤنی سازش بھی ہے۔جس سے ہر مسلمان کو ہمیشہ باخبر رہنا چاہیے۔

حالانکہ اگر کتب حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات عیاں راچہ بیاں ہے کہ اسلام کی ترویج کا سب سے بڑا مرکز صحابہ کرامؓ کی مقدس ہستیاں ہیں۔اسی لیے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے خلاف زبان درازی سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِیْ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ أَصْحَابِی)) [1]

''میرے صحابہ کو گالی گلوچ نہ کرو جس نے میرے صحابہ پر لعن طعن کیا وہ اللہ کے ہاں پکا لعنتی ہے۔''

امام ہیثمیؒ اس حدیث کی سند پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں علی بن سہل کے علاوہ اس روایت کے تمام راوی صحیح بخاری کے ہیں۔اور علی بن سہل ثقہ ہیں۔(مجمع الزوائد ۱۰/۲۱) بلکہ ابن حبان نے سیدنا ابن عباسؓ ایک قول نقل کیا فرماتے ہیں:

((یَا غُلَامُ اِیَّاكَ وَسَبَّ أُصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَاِنَّ سَبَّهُمْ مُفْقِرَةٌ ...... الخ)) [2]

''اے بچے! اصحاب محمد ﷺ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ اُن کو برا بھلا کہنا درحقیقت فقر و مسکینی کو دعوت دینا ہے۔''

اتنے بسیار دلائل کے بعد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نشانہ تشنیع بنانا درحقیقت کتابت وحی میں تشکیک پیدا کرنے کی ایک سوچی سمجھی مقلدانہ سازش ہے۔اللہ تعالیٰ اس سازش سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے۔آمین

---

[1] معجم الأوسط للامام طبرانی ۵/۳۸۷ برقم ۴۷۶۸ [2] کتاب الثقات ۳/۸

مکتب حنفی کی انوکھی تربیت وفقاہت

اس کتاب کے آخر میں فقہ حنفی کے ایک درجن مسائل کو بطور عبرت ذکر کرنا انتہائی مناسب ہوگا تاکہ عوام الناس کو فقہ حنفی کی اُصلیت وحقیقت سے روشناس کرایا جائے۔لہٰذا ذیل کی سطور میں انتہائی اختصار کے ساتھ مسائل ذکر کیے جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر 1:

((اذا ذبح کلبه وباع لحمه جاز وکذا اذا ذبح حماره وباع لحمه))[1]

''اگر کوئی کتے کو ذبح کر کے اُسکا گوشت بیچ دے تو جائز ہے۔اسی طرح اگر کوئی گدھے کو ذبح کر کے اُسکا گوشت بیچ دے تو بھی جائز ہے۔''

مقلدین حضرات کو چاہیے کہ یہ کاروبار ضرور کریں کیونکہ اس میں خرچ واخراجات نہیں بلکہ آوارہ کتے عام گلیوں میں مل جاتے ہیں۔فقہ حنفی پہ عمل بھی ہو جائیگا اور حق تقلید بھی ادا ہو جائیگا۔

مسئلہ نمبر 2:

((یجوز بیع السباع والحمر المذبوحة فی الروایة الصحیحة))[2]

''درندوں کا گوشت اور ذبح شدہ گدھوں کو بیچنا فقہ حنفی کی صحیح روایت کے مطابق جائز ہے۔''

آج مقلدین کہتے ہیں کہ فقہ حنفی ایک فطرتی بصیرت کا نام ہے جیسا کہ مولانا سرفراز صفدر دیوبندی رقمطراز ہیں۔(مقام اَبی حنیفہ ص:٦٦) اگر کتوں کو ذبح کرنا ،گدھوں کو ذبح کرنا پھر ان کا گوشت بیچ کر پیسہ کمانا فقہ حنفی میں فطری بصیرت ہے تو

---

[1] الفتاوی الهندیة : ۱۱۵/۳ ۔ [2] الفتاوی الهندیة : ۱۱۵/۳

مذکورۃ بالا فقہ میں فطری حماقت و بیوقوفی کیا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مقلدین حضرات کو اس فطری بصیرت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

مسئلہ نمبر 3:

((لوتزوج بذات رحم محرم نحوه البنت والأخت والأم و العمة والخالة وجامعها لا حدّ فی قول أبی حنيفه)) [1]

''اگر کوئی شخص (مقلد حنفی) اپنی بہن، بیٹی، ماں، پھوپھی، خالہ سے شادی کرلیتا ہے۔ پھر اُن سے جماع کرتا ہے۔ حضرت امام اَبو حنیفہ کے نزدیک اُس پر کوئی (شرعی) حد نہیں۔''

مقلدین حضرات کے نزدیک فقہ حنفی کتاب وسنت کا نچوڑ ہے سوچنے والی بات یہ ہے کہ ان محرمات ابدیہ سے نکاح کرنا کس آیت وحدیث کا مفہوم ہے دوسری بات یہ ہے کہ اگر مکتب اَبی حنیفہ کی تربیت اسی بات کی ہی متقاضی ہے تو پھر کسی مقلد حنفی کو حضرت الامام صاحب کے اس فتوی پر عمل کرکے امام مذکور سے محبت وعقیدت کا حق ادا کرنا چاہیے لیکن مقلدین حضرات صرف تقلید کے کھوکھلے دعوے کرتے ہیں امام صاحب کے اس فتوی پر نہ کسی نے عمل کیا ہوگا اور شاید نہ کوئی مقلد عمل کرے۔ حالانکہ شریعت تو ساری کی ساری قابل عمل ہے۔

مسئلہ نمبر 4:

((من وطئ بهيمة فلا حدّ عليه عند الا مام أبی حنيفه)) [2]

---

[1] فتاوی قاضیخان : ٤٠٧/٤، الهداية (حنفی قرآن) ٣٩٠/١، البحرالرائق : ٢٥/٥، فتح القدير : ٤٠/٥، حاشيه ردّالمحتار علی الدرالمختار : ٢٣/٤ وغيره

[2] الهداية : ٣٩١/١، البحرالرائق : ٢٩/٥، فتح القدير لابن الهمام : ٤٥/٥، حاشيه رد المحتار المعروف فتاوی شامی : ٢٦/٤ وغيره

''کہ جس نے جانور سے وطی (بدفعلی) کی اُس پر حضرت الامام اُبوحنیفہ کے نزدیک کوئی (شرعی) حد نہیں۔''

حنفی فقہ وشریعت کی تربیت کسقدر اعلیٰ ہے۔کہ ایک مقلد کیلئے زنا کاری کی ساری راہیں فتوؤں کے ذریعہ بالکل آسان کرنا مکتب حنفی کیلئے کوئی عجوبہ نہیں بلکہ یہ اس مکتب کی معمولی سی کرامت ہے۔

مسئلہ نمبر 5:

((من عمل عمل قوم لوط فلاحدَّ علیه عند الامام أبی حنیفه))[1]

''کہ جس نے قوم لوط والا عمل کیا (لڑکا لڑکے سے برائی کرے) تو حضرت امام صاحب کے نزدیک اُس پر کوئی (شرعی) حد نہیں۔''

حالانکہ اس فعل کیوجہ سے قوم لوط پر جو عذاب نازل ہوا وہ نہ اس سے قبل کسی پر نازل ہوا اور نہ اس کے بعد کسی پر۔قربان جایئے اس فقہ پر جس نے برائیوں کی تمام حدیں ختم کردیں۔مقلد چاہے ماں، بہن، بیٹی وغیرہ سے نکاح کرلے، چاہے کسی جانور سے بدفعلی کرلے، چاہے کسی مقلد لڑکے سے لواطت کا ارتکاب کرلے، فقہ حنفی اُسے ہر قسم کی چھوٹ اور برائی وزنا کاری کے پرمٹ وسٹرفکیٹ بھی فراہم کرتی ہے تاکہ قانوناً اُسے کوئی برا نہ کہہ سکے۔''اس آوارگی پہ ہزاروں قربان۔''

مسئلہ نمبر 6:

((من شرب الخمروأ قربعد ذهاب رائحتها لم یحدّعن أبی حنیفه و أبی یوسف))[2]

---

[1] الهدایة : ۳۹۱/۱، البحرالرائق : ۲۹/۵، فتح القدیر : ۴۳/۵ وغیرہ

[2] الهدایة : ۳۹۸/۱.

''کہ جس نے شراب پی اور اُس کی بو ختم ہونے کے بعد شراب کا اقرار کیا امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف (شیخین) کے نزدیک اُس پر کوئی حد نہیں۔''

کتنی جسارت مندی ہے اور شرابیوں کو جواز کے کسقدر طریقے بتلائے۔ بلکہ اگر غور کیا جائے تو یہ بات بڑی واضح ہے کہ ملکی طور پر شراب کے پرمٹ جاری کرنے میں مکتب حنفی کا کردار کلیدی ہے۔ کیونکہ اگر ایک شرابی کو علم ہو جائے کہ بو کے ختم ہونے کے بعد اقرار کرنے میں کوئی مزاحمت نہیں تو ہر شرابی اس قاعدہ کی پابندی کر کے شراب کی لذت بھی اُڑائے گا اور حد شرعی سے محفوظ بھی رہے گا اس مکتب کی تعلیم و تربیت اگر یہی ہے تو اللہ ربّ العزت ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے۔ (آمین)

مسئلہ نمبر 7:

((لورعف فكتب الفاتحة بالدم على جبهتة وأنفه جاز للاستشفاء وبالبول أيضاً ان علم فيه شفاء لابأس به))●

''کہ جس کو نکسیر کی بیماری لاحق ہو جائے پس وہ بطور علاج سورۃ فاتحہ کو خون سے اپنی پیشانی یا ناک پر لکھ لے تو فقہ حنفی میں جائز ہے۔ اگر بطور علاج سورۃ فاتحہ پیشاب سے بھی لکھ لے تب بھی فقہ حنفی میں کوئی حرج نہیں۔''

بلکہ ''فتاوٰی قاضیخان'' میں تو یہاں تک کہ پورے قرآن میں سے بطور علاج کسی بھی سورۃ کو پیشاب سے لکھ لے تو فقہ حنفی اسکی اجازت دیتی ہے۔

ایک عقلمند آدمی غور کرے کہ مقلدین حضرات اس فقہ کو کتاب وسنت کا نچوڑ کہتے ہیں اگر نچوڑ کا حال یہ ہے کہ قرآن کو پیشاب سے لکھنا معمولی سا معاملہ ہے تو پھر باقی فضلہ کا حال کیا ہوگا اس قسم کے فتاوے جاری کرنے میں کچھ شرم کرنی چاہیے پھر اگر ایک مقتدی نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھ لے تو مقلدین مناظرات، جنگ و

● حاشية ردُّالمحتار : ۲۱۰/۱، البحرالرائق : ۱۱۶/۱، فتاوی قاضیخان : ۳۶۵/۲.

جدال اور بڑی بڑی کتابیں لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو مقتدی نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھے گا اُسکے منہ میں انگارے یا آگ ڈال دی جائیگی۔یعنی نماز میں پڑھنا تو حرام ہے لیکن اسی مظلوم سورۃ کو پیشاب سے لکھ لیا جائے تو مقلدین کی فقاہت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

جو "فقہ" شراب و زنا کے پرمٹ جاری کرے، قرآن جیسی مقدس کتاب کو پیشاب سے لکھنے کے فتوے جاری کرے، جانوروں سے بدفعلی کی ٹریننگ دے، قوم لوط کے عمل کا پرچار کرے وغیرہ اُس سے اہلحدیث ہزار مرتبہ برأت اور بغاوت کا اعلان کرتے ہیں۔

مسئلہ نمبر 8:

((لایفسد صومه فی الاستمتاع بالکفّ)) [1]

"کہ مشت زنی سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔"

مقلدین حضرات کو چاہیے کہ مدارس و جامعات میں اس فقہ کی تطبیق ضرور کرائیں تاکہ حنفی طلباء فقہ حنفی کے عامل بن کر قوم کی اس طرح تربیت کریں۔امید واثق ہے کہ حنفی اسمبلی میں اس "حنفی شریعت بل" بلکہ دارالعلوم دیو بند میں اس تطبیق کو شامل نصاب بھی کیے جانے پر ضرور غور وفکر ہوگا۔

مسئلہ نمبر 9:

((اذا جامع بهيمة ولم ينزل أوميتة ولم ينزل أو ناكح بيده ولم ينزل أو جامع فيمادون الفرج ولم ينزل لايفسد صومه)) [2]

[1] فتاوی قاضیخان : ۱۰۰/۱، چار سو اہم مسائل از ابراہیم صادق آبادی ص ۲۰۲، الفتاوی الهندية : ۲۰۵/۱

[2] فتاوی قاضیخان : ۱۰۰/۱، الفتاوی الهندية المعروف عالمگیری : ۲۰۵/۱، چار سو اہم مسائل از مفتی ابراہیم صادق آبادی ص ۲۰۲

''اگر کوئی شخص (مقلد) روزہ کی حالت میں کسی جانور سے بدفعلی کرے یا مردہ سے بدفعلی کرے، یا مشت زنی کرے یا بیوی سے فرج (شرمگاہ) کے علاوہ کسی جگہ جماع کرے ان ساری صورتوں میں انزال نہ ہو تو ایک مقلد کا روزہ فاسد نہیں ہوتا۔''

اگر تقلیدی مکتب میں روزہ کا فلسفہٗ یہی ہے تو پھر روزہ رکھنے کی ضرورت کیا ہے۔ حالانکہ شرعی طور پر روزہ ان برائیوں کو روکنے اور ان سے اجتناب کا نام ہی تو ہے۔ روزے کا فلسفہ شرعی بھی تو یہی ہے لیکن قربان جایئے ان فقہائے حنفیہ پر جنہوں نے شرعی مقاصد روزہ کو بالائے طاق رکھ کر روزہ کے باب میں بھی آوارگی وعیاشی کی وہ راہیں دکھائیں جو فطرت تقلید کی اساس وبنیاد ہیں۔ یہاں پر ایک بات انتہائی شرمناک ہے کہ یہ فتاوی جات صرف کتابوں تک ہی محدود نہیں بلکہ علماء ومفتی حضرات کے ان پر تجربات بھی موجود ہیں جیسا کہ مفتی ابراہیم صاحب صادق آبادی نے اپنی کتاب ''۴۰۰ اہم مسائل کے ''ص: ۲۰۲'' پر جانور سے بدفعلی، مشت زنی وغیرہ سے روزہ نہ ٹوٹنے کا مسئلہ بڑی صراحت وجسارت سے تحریر کیا ہے اور یہ وہ کتاب ہے جس کے فرنٹ پیج پر بڑے وثوق سے لکھا گیا ہے کہ:۔

''ہر مسئلہ مدلل ومفصل، ہر بات باحوالہ، طویل تجربات کا نچوڑ، رطب ویابس سے پاک، راجح اور مفتیٰ بہ اقوال کا مستند مجموعہ۔''

قابل التفات بات تو یہ ہے کہ مذکورہ بالا مسائل مفتی بہ اور راجح ہونے کے ساتھ ساتھ مفتی ابراہیم صاحب دیوبندی کے طویل تجربات کا نچوڑ بھی ہیں مفتی صاحب نے تجربات ہی نہیں کیئے بلکہ ان مسائل پر تجربہ کر کر کے نچوڑ بھی نکالا ہے اگر ایک مکتب فکر کے مفتی کا حال یہ ہے تو تقلیدی عوام کا کیا حال ہوگا......؟ ہاں مفتی صاحب کے پاس اس قسم کے مسائل پر تجربہ کرنے کیلئے کافی وقت ہوتا ہے اور ایک مقلد ہونے کی حیثیت

سے ان کا فرض بھی بنتا ہے کہ وہ ان پر تجربہ کریں تاکہ تقلیدی لذت دوبالا ہو جائے۔
اللہ تعالیٰ اہلحدیثوں کو ان تجربات سے محفوظ فرمائے۔

مسئلہ نمبر 10:

علاء الدین کاسانی حنفی لکھتے ہیں:

((ولوكان الامام على الطهارة والقوم على غير الطهارة جازت صلاة الامام ولم يكن عليهم اعادتها))[1]

''کہ نماز جنازہ میں اگر امام باوضوء ہو اور تمام مقتدی بغیر وضوء نماز جنازہ ادا کریں تو امام اور مقتدیوں کی نماز جنازہ درست ہوگی دُھرانے کی ضرورت نہیں''

مقلدین حضرات کو چاہیے کہ اتنے تکلفات اُٹھانے کی بجائے بغیر وضوء نماز جنازہ پڑھ لیا کریں یہ تکلیف صرف تقلیدی مولوی کر لیا کریں۔ کیونکہ فقہ حنفی کے نام کا جو فنڈز وغیرہ تقلیدی عوام سے وصول کرتے ہیں کم از کم وہ تو حلال ہو جائے۔ جو فقہ مسلمانوں کو بے وضوء نماز پڑھنے کے جواز فراہم کرتی ہے۔ اس کی گمراہی میں کیا شک ہوسکتا ہے۔ یہ فقہ مقلدین حنیفہ کو مبارک ہو۔

مسئلہ نمبر 11:

((واذانقب اللص البيت فدخل وأخذالمال وناوله آخر خارج البيت فلاقطع عليهما))[2]

''اگر کوئی ڈاکو گھر میں راستہ بنا کر داخل ہو گیا اور مال ومتاع لیکر اندر ہی اندر سے کسی باہر والے آدمی کو پکڑا دے تو دونوں چور اور ڈاکو نہیں اُنکا ہاتھ

[1] بدائع الصنائع: ۳۱۵/۱

[2] الهداية: ۵۳۱/۲، البناية: ۴۲۴/۶، مختصر القدوري ص: ۲۷۱

نہیں کاٹا جائیگا۔''

فقہ حنفی میں چوری کی جو واردا تیں بتلائی گئیں اگر کسی چور کو پتہ چل جائیں تو یقیناً کوئی بھی شخص قانوناً چور نہیں ہوگا۔ مقلدین حضرات کو مدارس و جامعات میں حنفی طلباء کو ضرور اسکی ٹریننگ دینی چاہیے تاکہ یہ طلباء چوری وڈاکے کے مفتی بھی بن جائیں اور فقہ حنفی پر عمل پیرا ہوکر پکے ٹھکے مقلد بھی بن جائیں۔

مسئلہ نمبر 12:

''ایک عورت جسکا خاوند گم ہو جائے تو اُس کو ۱۲۰ سال انتظار کرنی چاہیے پھر عدت گزارنی ہے''●

غور کریں اس کے بعد جس سے اُس (مقلد) نے نکاح کرنا ہے وہ خاوند اُس کی خدمت کریگا یا وہ عورت خاوند کی خدمت کریگی۔ کتنے ستم کی بات ہے کہ معاشرہ اسلامی میں یہ قانون اگر نافذ کر دیا جائے تو عورتوں میں برائی کا رُجحان کسقدر عام ہو گا فحاشی و عریانی کو کسقدر ترویج ہوگی اور حوا کی بیٹی اپنی عصمت و عزت کو کیسے محفوظ کریگی۔ مقلدین حضرات کو اس فقہ پہ ضرور عمل کرنا چاہیے۔ اس طرح کے بے شمار فقہ حنفی کے مسائل ہیں جن کا احاطہ اس مختصری کتاب میں ممکن نہیں بطور عبرت صرف ایک درجن مسائل ذکر کیئے ہیں تاکہ عقلمند حضرات فقہ حنفی کی حقیقت کا ادراک کر سکیں اور اس طرح کی فقہ سے تائب ہو کتاب وسنت کی کھری دعوت کو قبول کر سکیں۔ اللہ ربّ العزت سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو کتاب وسنت کا عامل و پابند بنا دے اور اس مختصر سے کتابچہ کو ہم سب کیلئے نجات کا ذریعہ اور کامرانی کا باعث بنا دے۔ (آمین)

ملک الطاف الرحمان الجوہر بن محمد ابراہیم اعوان
سکنہ ملتان خورد، تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال

● مختصر القدوری ص: ۲۰۳۔

﴿مؤلف کی دیگر تالیفات وتصنیفات﴾

☆ مطلع البدرين فيمن يُؤتى أجره مرّتين أزامام سيوطى. (عربی) (تحقیق و تعلیق) ..... مطبوع

☆ تراویح کا مقدمہ حنفی فقہاء کی عدالت میں . (اُردو)..... مطبوع

☆ تقلید کی کہانی علماء حنفیہ کی زبانی . (اُردو)..... تحت الطبع

☆ رفع الیدین کا مقدمہ حنفی فقہاء کی عدالت میں .
(اُردو) ..... مطبوع

☆ زبدة الصرف . (مدارس میں پڑھائی جانے والی درسی کتاب)
(اُردو) ..... تحت الطبع

☆ التلخيص الخبير بما حكم ابن حجر على الرواة بين الجرح و التعديل فى التلخيص الحبير. (عربی) ..... غیر مطبوع

☆ الفصول فى المصطلح الحديث الرسول للزاهدى. (ترجمہ و تشریح) ..... غیر مطبوع

منجانب

مرکزی جمعیت اہلحدیث ملتان خورد

تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال